احمد عربی نور عزیز حریص مزمل مدثر یٰس امی مصطفیٰ صادق سراج نذیر بشیر طٰہٰ

ورفعنا کی صدا

(نعتیہ مجموعہ)

عرفان علی عرفان

وَرَفَعْنَا کی صدا

عرفان علی عرفانؔ

حسنِ ادب ،فیصل آباد
03217044014

ASIAN RESEARCH INDEX

Warafana ki Sada

By

Irfan Ali Irfan

OPEN ACCESS

Licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

''جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں''

کتاب:	ورفعنا کی صدا
شاعر:	عرفان علی عرفان
حروف بندی:	نصیر احمد اختؔر
نظرِ ثانی:	ماسٹر محمد حسین، نصیر احمد اختؔر
سرورق:	طالب حسین کوثریؔ
ناشر:	حسنِ ادب فیصل آباد
اشاعت:	2023ء
قیمت:	500
رابطہ:	0334-6756667

E-mail-IRFANDEAR92@gmail.com

ARI ID: 1689956879011

انتساب

محترم والدین کے نام

والدمحترم!

جنہوں نے اپنی اولاد کے عقائد کو قرآن وسنّت کی

اصل روح کے مطابق رکھنے میں اہم کردار ادا کیا

والدہ محترمہ!

جن کی کوکھ کی حسنِ تخلیق سے وہ فطری ذوق عطا ہوا

کہ الفاظ میں موجود حسنِ ترتیب سے لطف اٹھاتے اٹھاتے

اہلِ قلم کی آخری صف کے کسی آخری کونے میں جگہ مل گئی

کتاب ملنے کا پتہ

انزار بک ڈپو اڈا اوا گت، جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد۔

حافظ بک ڈپو، فوٹوسٹیٹ اینڈ سپورٹس، جڑانوالہ روڈ ملکوآنہ 0302-7043206

فیضان بک ڈپو 105 گ ب جڑانوالہ، فیصل آباد۔

بسم اللہ بک ڈپو اینڈ موبائل ریپئرنگ۔ 105 گ ب جڑانوالہ، فیصل آباد۔

ضیغم بک ڈپو اڈا اوا گت، جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد۔

ضیا بک ڈپوٹ، 98/B پیپلز کالونی نمبر۲، ڈی گراؤنڈ، فیصل آباد

فہرست

ورفعنا لک ذکرک	نصیر احمد اختؔر	9
''ورفعنا کی صدا'' مدحِ ممدوحِ خالق کا اندازِ حسیں: سید شاہد حسین شاہؔد		17
معرفتِ ذکر اور عرفاؔن	علامہ طالب حسین کوثرؔی	25
تعارف و اظہار تشکر	محمد عرفان علی	27
ورفعنا کی صدا (منظوم)	محمد اویس ازہؔر مدنی	32
حمد باری تعالیٰ		33
تضمین بر نعت بقلم حفیظ تائبؔ		34
تضمین بر نعت بقلم نصیر الدین نصیؔر گیلانی		35
تضمین بر نعت بقلم نصیر احمد اختؔر		37
درود نامہ		38
فرمانِ کبریا ہے اُنؐ پر درود پڑھنا		42
رفعت ذکرِ نبیؐ کی چار سو گونجی صدا		43
گوشِ عالم میں پڑی ہے ورفعنا کی صدا		44
خدا خود رہنما ہے مصطفےؐ کا		45
قلم نے آپؐ کی توصیف جب لکھی آقاؐ		46
تاجدارِ دو جہاں کا جب گدا ہو جاؤں گا		47
سیرتِ ماہِ نبوت سے ضیا پاؤں گا		48
کس زباں سے ہم بتائیں ہم کو کیا اُنؐ سے ملا		49
ہر سانس کو ہوائے معطر ہوئی نصیب		50

❖ حضورؐ آپ نے ریگِ تپاں کو لعل کیا	51
❖ درحقیقت اُس کو حاصل خلد میں گھر ہو گیا	53
❖ خاص خالق کی عطا، خیر البشرؐ، خیر الوریٰؐ	55
❖ تقلیدِ مصطفیٰؐ میں اگر سر نہیں گیا	57
❖ خدا کا آخری پیغام لے کر آنے والے آپؐ	58
❖ کیا مری ذات کیا مری اوقات	59
❖ چل پڑے حجاج کیوں کر صحنِ کعبہ چھوڑ کر	60
❖ کرو مدحِ خیر الوریٰ خوب صورت	61
❖ خدا کی خاص عنایت حضورؐ کی رحمت	63
❖ صدائے صمد ہے صدائے محمدؐ	65
❖ اپنے جہانِ دل میں بسا آرزوئے دوستؐ	67
❖ مری سانسیں ہوں مشکبار اے کاش!	68
❖ پیکرِ نورِ خدا مہرِ رسالت کا لباس	69
❖ قندیلِ محبت کے دیے نعت کے الفاظ	71
❖ قربانِ زمانہ ہے تو دارین تصدق	73
❖ اُن کی سوچوں کا سفر شہرِ مدینہ کی طرف	75
❖ سورج کی تاب لائیں ستاروں کی کیا بساط	76
❖ نقشِ پائے شہِ ابرار قمر کی رونق	77
❖ ناموسِ گدائی نہ گنوا اور بھی کچھ مانگ	79
❖ خالق کی عنایت، ورفعنا لک ذکر	81
❖ اُس در سے روپ مانگتے ہیں صبح و شام؛ رنگ	82
❖ ہادیِؐ جن و بشر کی صورت و سیرت کمال	83

- آ گیا برگ و بار کا موسم 84
- میں صحنِ دل کے پت جھڑ کو بہارِ جاوداں کرلوں 85
- شہرِ نبیؐ میں مکہ سے ہوکر چلیں گے ہم 87
- قصیدہ سب سے بہتر ہے ہاشکوں کو زباں کرلوں 88
- خدا اور ملائک کا میں ہم نوا ہوں 89
- آپؐ کے نقشِ پا سے مزین زمیں، خاتم المرسلیں 90
- دور اُن سے دہر کی ساری بلائیں ہوگئیں 91
- مل گئی یک مشت ان کو راحتِ دنیا و دیں 93
- وہ جس میں اُسوہ کامل حلول ہوتا نہیں 95
- خدا کی مغفرت ہے عام طیبہ کی فضاؤں میں 96
- خدا بھی اُن کی نظر میں ذرا ضروری نہیں 97
- اسمِ اعظم کے وہ اسرار کو پالیتے ہیں 99
- رحمت اللعالمیںؐ سا دوسرا ہے ہی نہیں 100
- پرکیف ہوائیں ہیں ہر سمت مدینے میں 101
- دریدہ جھولیاں بھر کر فقیر آئے ہیں 102
- بدالدجیٰؐ کی بات ہے اور ہم ہیں دوستو 103
- صفاتِ حسنِ مطلق سے بشر کی آشنائی ہو 105
- راحتِؐ کون و مکاں سے ہر خوشی کی آبرو 107
- سدرہ کا مکیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو 108
- نگاہِ شوق کا قبلہ مدینہ 109
- آپؐ کا نقشِ پا مل گیا یا نبیؐ 110
- وادیِ خار میں گل رخی آ گئی 112

- ❖ ہم پر خدا کے لطف کی برسات ہو گئی 113
- ❖ شانِ نورِ صاحبِ لولاک یوں سمجھی گئی 114
- ❖ سیرِ افلاک کو جائیں گے خلا ڈھونڈیں گے 115
- ❖ ظلمتِ روئے فلک مطلعِ انوار ہوئی 117
- ❖ نعت کہنے کے لیے لفظ نیا ڈھونڈیں گے 118
- ❖ کم نہیں تھا یہ خرابہ کسی ویرانے سے 119
- ❖ دشت و صحرا میں بہار آئی ترے آنے سے 120
- ❖ ہر رگِ جاں سے پکار آئی ترے آنے سے 121
- ❖ کھل اُٹھا لالۂ صحرائی ترے آنے سے 122
- ❖ مری زباں پہ جو ذی احتشام آتا ہے 123
- ❖ نبوت، اقتدائے مصطفیٰ ہے 124
- ❖ زندگی میں ترے الطاف سنبھالے نہ گئے 125
- ❖ زمیں سے عرش کی جانب سفر وہ کرتے گئے 127
- ❖ نامہ بروں سے ربط نہ بادِ صبا سے ہے 129
- ❖ چمن میں سبزہ و گل خطِ رسول سے ہے 131
- ❖ حضور بزمِ جہاں پُر وقار آپ سے ہے 133
- ❖ گُن اُن کے ہی گاتا ہے اپنا کہ بیگانہ ہے 135
- ❖ جہانِ رنگ و بو سب عارضی ہے 136
- ❖ شہرِ طیبہ تری گلیوں کے نظاروں کو سلام (سلام) 137
- ❖ قبول ہو یہ عطاؤں کا سلسلہ یارب (دعائے آخر) 138

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

ورفعنا لک ذکرک

نصیر احمد اختر

نعت وہ لفظ ہے جو اردو ادب میں محبوبِ خداؐ کی توصیف وثنا کے لیے مختص ہے۔
نعت کے سلسلے میں پروفیسر ریاض احمد قادری کے خوب صورت الفاظ ہیں:

''نعتِ رسولِ مقبولؐ درود شریف کی شعری صورت ہے۔''

نعت کے بارے میں ممتاز حسین کی رائے یوں ہے:

''ہر وہ شے نعت ہے جس کا تاثر ہمیں حضورِ رحمۃ للعالمیںؐ کی ذات گرامی سے قریب لائے''

''ورفعنا کی صدا'' میں اس عظیم ہستی کے اوصافِ حمیدہ بیان کیے گئے ہیں جن کی توصیف میں خود ربِ کائنات نے فرمایا ''ورفعنا لک ذکرک''۔ محبوبِ خداؐ کا ذکر، چاہے درود کی صورت میں ہو یا نعت کی، دراصل ورفعنا لک ذکرک کی تفصیل ہے۔

نعت کسبی نہیں وہبی ہے۔ نعت کا شعر اس وقت ہی زبان کو معطر کرتا ہے جب دل حبِ مصطفیؐ سے لبریز ہو۔ محمد عرفان علی خوش نصیب ہیں کہ ان کا نام بھی مقصودِ کائنات کے ثنا خواں اور ثنا گو کی فہرست میں شامل ہے۔ خوب صورت شخصیت کے مالک، عشقِ مصطفیؐ سے مالا مال ہیں۔ نعت کی سعادت خدا کی خاص عطا ہے۔ اس لطف وکرم کے بارے میں محترم طالب حسین کوثری نے کہا ہے۔

ہر سخنور کو کہاں ہوتی ہے توفیقِ ثنا
ہاں مگر جس پر خصوصی ہو نگاہِ مصطفیؐ

نعت کے لوازمات میں سے محبوبِ خداؐ سے والہانہ محبت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جو

شاعر جتنا رسولؐ خدا کی محبت سے سرشار ہوگا۔اس کے کلام میں اتنا ہی سرور و کیف زیادہ ہو گا۔جناب محمد عرفانؔ علی کی نعتوں میں جو کیف و سرور نظر آرہا ہے وہ محبتِ مصطفیٰؐ کا ہی ثمر ہے۔ان کے دل میں آپؐ سے والہانہ محبت کا جذبہ پوری آب وتاب سے کارفرما ہے۔یہ خاص نعمت ایک تو خدا کی دین ہے دوسرا ان کے والدِ محترم محمد حسین صاحب بھی ثنا گواور نعت خواں ہیں۔یہی خدا کی عنایات ہیں جن سے موصوف کا قلم محوِ ثنا ہے۔رسولِؐ خدا سے محبت کی جلوہ گری ان کے کلام میں جا بجا نظر آرہی ہے۔نعت کے سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ نعت کے ادب واحترام کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔شریعت کی پاس داری کرتے ہوئے آپؐ کی توصیف کے لیے قلم اُٹھایا جائے۔طرزِ اظہار میں شائستگی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے پائے۔جن موضوعات کو قلم بند کیا جائے ان کے لیے آپؐ کی شان کے شایان الفاظ کا استعمال ہو۔موضوع کے مطابق الفاظ کا چناؤ کیا جائے۔

ایک ادبی نشست میں صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو جناب طاہر صدیقی نے ڈاکٹر ریاض مجید کے استفسار پر فرمایا کہ:۔

''نعت گوئی کے افق پر چمکنے والے نئے شعراء میں محمد اویس ازہر
،محمد عرفانؔ علی اور نصیر احمد اخترؔ کا مستقبل تابناک ہے

اس دیوانِ نعت میں شاعر نے زیادہ تر نعتیں غزل کی ہیئت میں لکھی ہیں۔اور کمال کی بات یہ ہے کہ اس کے باوجود نعت کو نعت ہی رہنے دیا ہے۔نعت کا معیار نہیں گرنے دیا ۔موصوف نے الفاظ کے انتخاب میں پاکیزگی کا احساس کارفرما رکھا۔ایک مشاعرے میں موصوف نے جب یہ نعت پڑھی جس کا مطلع یوں ہے۔

قربان زمانہ ہے تو دارین تصدّق
اُس رحمتِ کونینؐ پہ کونین تصدّق

تو پروفیسر ریاض احمد قادری نے جو الفاظ کہے سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں:۔

''محمد عرفان علی نے جو نعت پڑھی اہل دل کے دل میں اترتی گئی
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نعت میں جو قوافی استعمال ہوئے ہیں
سب کے سب نعت کے مخصوص قوافی ہیں۔اسی طرح نعت میں
جو تشبیہات و استعارات کا استعمال کیا گیا ہے۔اس میں بھی
نعت کی جھلک نظر آ رہی ہے''

پروفیسر ریاض احمد قادری کی بات برحق ہے۔نعت کے باقی قوافی بھی اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں۔الفاظ کا بہترین چناؤ،موضوع کے مطابق الفاظ کا استعمال عرفان صاحب کا خاصہ ہے۔نعت کے موضوعات کو قلم بند کرنا نہایت نازک کام ہے۔موصوف نے بھی ہر موضوع پر تحقیق کے بعد نعت کے لیے قلم اٹھایا۔نعت کے معیار کو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔محض قافیہ بندی سے لوگوں کا قافیہ تنگ نہیں کیا۔قافیوں میں الجھنے کی بجائے کریم آقاؐ کی چشم عنایت کے منتظر رہے۔عطائے خاص کے بعد ہی نعت کو زینتِ قرطاس بنایا۔

''ورفعنا کی صدا'' فکروفن کے لحاظ سے قابلِ تحسین ہے۔شروع سے آخر تک کہیں کوئی جھول نظر نہیں آ رہا۔محمد عرفاؔن علی نے سیدھے سادے الفاظ میں اپنا مدعا اور مقصد بیان کرنے میں قادرالکلامی کا ثبوت پیش کیا ہے۔بلند خیالی،نکتہ آفرینی،منظرنگاری کا عکس جا بجا نظر آ رہا ہے۔

موصوف کے وسیع المطالعہ نے جو چار چاند لگائے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔مختلف ہیئتوں اور صنعتوں کے استعمال سے کلام دوچند ہو گیا ہے۔آرائش سخن میں صنائع کی اہمیت مسلم ہے۔صنائع کے استعمال سے کلام میں معنی خیزی اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔اس سے شعر ونثر کا حسن دو چند ہو جاتا ہے۔ بلاغت سے کلام میں جو حسن پیدا ہوتا ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔خوش گفتاری،شیریں کلامی،خوش بیانی، کلام کا اچھا ہونا ۔پورا ہونا ۔فصیح ہونا بلاغت ہے۔علم بدیع سے کلام میں خوش گوار تاثر پیدا ہوتا ہے۔اس سے کلام مزید نکھر کر سامنے آتا ہے۔صنعت گری کی جو جلوہ گری اس دیوان میں نمایاں ہے اس کا بیان کچھ اس طرح ہے۔

صنعتِ تضاد:

اصطلاح کے مطابق کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں ''صنعتِ تضاد'' کہلاتی ہے۔موصوف نے صنعتِ تضاد میں بہت سے اشعار کہہ کر اپنے مخفی جوہر ظاہر کیے ہیں اور اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے،اس کی مثال ملاحظہ کریں۔

عرش پر بھی بہرِ اُمّت در گزر کی اِلتجا
فرش پر بھی ''ربِّ ہبلیٰ'' کی دُعائیں ہو گئیں

صنعتِ تجنیس:

علم بدیع کی اصطلاح میں یہ وہ صنعت ہے جو الفاظ کو مختلف پیرائے، محل وقوع اور ترتیب میں استعمال کرے یعنی لفظوں کا بظاہر مشابہ ہونا مگر معنیٰ میں مختلف ہونا۔اگر دو لفظوں میں معنیٰ کے علاوہ یکسانیت پائی جائے اس کو تجنیس تام کہا جائے گا۔اس کی مثال ملاحظ کریں۔

قُربِ لمسِ نقشِ پا ؛ پا کر بڑھا تیرا وقار
تیری گردِ راہ ' ذرّوں ' ریگزاروں کو سلام

اس شعر میں ''پا'' دو مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

تجنیس خطی:

شعر میں دو الفاظ ایسے لانا جو حروف کی ترتیب،اور ماہیت کے حوالے سے ایک سے ہوں مگر نقطوں کے لحاظ سے مختلف ہوں۔زحمت اور رحمت تجنیس خطی کی مثال کا نمونہ ہے۔

سیاہ رات کی زحمت تھی چار سُو چھائی
حضورؐ آئے ؛ ہوئی صبحِ نور کی رحمت

تجنیس محرف:

اگر تجنیس میں متجانس الفاظ حروف کی تعداد، ترتیب اور شکل کے اعتبار سے یکساں ہوں لیکن اعراب کے حوالے سے مختلف ہوں۔مثال ملاحظہ کریں۔

اِدھر کر لوں زبانِ اشک سے ، عرضِ تمنا بھی
اُدھر چشمِ تصور میں سنہری جالیاں کر لوں
کہاں دُوسرا سرورِؐ دوسَرا سا
کہاں دُوسرا کوئی لائے محمدﷺ

صنعت غیر منقوط:

اس صنعت کے مطابق ایسے حروف لائے جائیں جو بغیر نقاط کے ہوں۔ شاعر نے اس صنعت میں خوب طبع آزمائی کی ہے۔ بلکہ ایک پوری نعت اس صنعت میں لکھ کر اپنا جوہر دکھایا ہے

سرِ سرحدِ لامکاں کی رسائی
ہوئی کس کو حاصل سوائے محمدﷺ
وہ سدرہ سے آگے کی راہوں کے سائر
کہاں سے کہاں ہو کے آئے محمدﷺ

صنعتِ ترصیع:

اصطلاح میں دوسرے مصرعے میں پہلے مصرے کے الفاظ کے ہم وزن، ہم آہنگ، ہم صوت اور ہم قافیہ الفاظ بالترتیب آئیں تو کلام میں صنعتِ ترصیع کی صورت ہوگی۔

صدائے صمد ہے صدائے محمدﷺ
ادائے احد ہے ادائے محمدﷺ

صنعت تکرار:

تکرار کے لفظی معنی دہرانا یا بار بار کرنا۔ درج ذیل اشعار میں ذرے ذرے اور قطرہ قطرہ اور راہ کی تکرار کو نہایت خوبصورتی اور سلیقہ مندی سے استعمال کیا ہے۔

ذرّے ذرّے میں وہاں طور نظر آتا ہے
قطرہ قطرہ ہے گہر شہرِ مدینہ کی طرف

راہبر راہ میں رہ جائیں گے ہر راہی کے
راہ جب آپؐ کی راہوں سے جدا ڈھونڈیں گے

صنعتِ ردالعجز علی الصدر:

شعر کے پہلے مصرع کے شروع (صدر) میں آنے والا لفظ اگر مصرع ثانی کے جز و آخر (عجز) میں آئے تو صنعتِ ردالعجز علی الصدر ہوگی۔ ''ورفعنا کی صدا'' میں اس صنعت کی چیدہ چیدہ مثالیں نظر آتی ہیں۔ ذیل کے اشعار میں لفظ ''رونق'' شعر کے صدر اور عجز میں بالترتیب آیا ہے۔

رونقِ چہرۂ امت ہے شفاعت کے سبب
ہے ندامت سے بھری دیدۂ تر کی رونق

صنعتِ تلمیح:

تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی اشارہ کرنا۔ اصطلاح میں شاعر کا اپنے کلام میں کسی مشہور واقعے، روایت، قصے، حدیث یا قرآنی آیت کی طرف اشارہ کرنا ''صنعتِ تلمیح'' کہلاتی ہے۔ اس دیوان مین بہت سے اشعار ایسے ہین جن کا مواد براہ راست حدیث شریف اور قرآن پاک سے لیا گیا ہے۔ یعنی نعت کے سلسلہ میں قرآن وحدیث سے استفادہ کیا ہے۔ تعمیرِ کعبہ کے وقت حجرِ اسود کی تنصیب کے واقعہ کو کس خوب صورتی سے نعت کا حصہ بنایا ہے۔

جب وقتِ سحر صحنِ حرم میں ہوئی آمد
تھے منصفؐ اسود پہ فریقین تصدّق

صنعتِ تذبیح:

اصطلاح میں کلام میں رنگوں کا ذکر کرنا ''صنعتِ تذبیح'' کہلاتا ہے۔ صنعتِ تذبیح میں موصوف نے جو کمال دکھایا ہے وہ اس نعت میں نظر آرہا ہے جس کی ردیف ''رنگ'' ہے مختلف رنگوں کو خوب صورتی نعت کا حصہ بنایا ہے۔ اس میں ان کا اپنا اندازِ اظہار اور منفرد رنگ نمایاں ہے۔ یہ پوری نعت قوسِ قزاح کے تمام رنگوں سے مزین ہے۔

دیکھو ذرا دھنک کے سبھی رنگ غور سے
کرتے ہیں سبز رنگ کا بھی احترام رنگ

صنعتِ حسنِ تعلیل:

اصطلاح میں کسی بات کا ایسا سبب بیان کرنا ہے جو اس کی اصل وجہ یا سبب تو نہ ہو لیکن اس طرح آئے کہ اس میں شاعرانہ خوبی پیدا ہو جائے موصوف کے ہاں بھی یہ وصف نمایاں ہے۔اس میں شاعر کے تخیل کی رفعت اور خیال کی ندرت بھی جلوہ گر ہے۔

مری راہوں میں قدسی پَر بچھائیں
مری منزل بنے ، مکّہ ، مدینہ

صنعتِ سوال و جواب:

اصطلاح کے مطابق دو اشخاص یا دو چیزوں کی گفتگو سوال و جواب کے انداز میں بیان کرنا صنعتِ ''سوال و جواب'' ہے۔اس صنعت کی مثال دیکھیے:

پوچھا کہ کس نے رنگِ بہاراں عطا کیا
بولی صبا کہ آپؐ کی زلفِ دوتا سے ہے
کوئی جو پوچھے گا کیا زندگی میں کرتے رہے
کہوں گا نعت کہی ہے یہی کمال کیا

صنعتِ سہل ممتنع:

سہل کے معنی آسان کے ہیں۔ممتنع کا مطلب مشکل کے ہیں۔اصطلاح میں ایسا شعر جو بظاہر آسان معلوم ہو مگر درحقیقت ایسا کام کرنا دشوار ہو 'صنعتِ سہل ممتنع'' کی مثال ہوگی۔

یہ مرا منہ بہت ہی چھوٹا ہے
ہے بڑی بات ، کیا مری اوقات

صنعت اشتقاق:

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کا تعلق ایک ہی مادہ سے ہو۔

حامدؐ بھی وہ احمدؐ بھی ' محمود و محمد ﷺ بھی
''جو ربِ دو عالم کا محبوب یگانہ ہے''

صنعتِ ذوقافتین:

کلام میں ایک سے زیادہ قافیوں کا لانا صنعتِ ذوقافتین'' ہے۔

نورِ اسلام کی کرنوں کی ضیا پاؤں گا
بن کے پروانہ سوئے شمعِ ہدیٰ جاؤں گا

صنعت ترجمۃ اللفظ:

اس صنعت میں کلام میں موجود الفاظ کے بعد الفاظ کا ترجمہ بھی موجود ہوتا ہے۔

منشائے خدا روزِ ازل سے یہی ٹھہرا
اللہ کی چاہت ''وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَک''

موصوف نے اساتذ کرام کے کلام کی تضمین کے لیے جو قلم اٹھایا ہے خوب نبھایا ہے۔ پیر و مرشد سید نصیر الدین نصیر اور حفیظ تائب اور نصیر احمد اخترؔ کے کلام پر تضمین لکھ کر قادر الکلامی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی ثنا گوئی کے صدقے موصوف کو صحت و سلامتی کے ساتھ شاد و آباد رکھے، آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

''ورفعنا کی صدا'' مدحِ ممدوحِ خالق کا انداز حسین

سیّد شاہد حسین شاہد

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ مالکِ حقیقی کی پہچان کا ذریعہ اس کے بھیجے ہوئے انبیاؑء اور رسلؑ ہیں اور انبیاؑء اور رسلؑ کی معرفت حضور سید الانبیاءؐ، سرورِ کون ومکاںؐ، ہادیٔ این وآںؐ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ذاتِ والا صفات کی معرفت سے منسلک ہے۔ تاریخِ اسلام کا مطالعہ اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ اس کی ہر جہت سنّتِ نبیٔ آخر الزماںؐ، حضرت محمد مصطفیٰؐ کے تابع رہنے سے مستحسن قرار پاتی رہی اور جہاں طاغوتی قوتوں کے زیرِ اثر اس میں تغیر وقوع پذیر ہوا اسے کسی طور بھی پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ فنونِ لطیفہ کی جہات اور خاص طور پر کلام انسانی بھی اس نقطۂ نظر سے ورا نہیں رہ سکا۔ کلامِ انسانی کی ہر دو اقسام نظم اور نثر میں اس کا منتہائے نظر خوشنودیٔ الٰہیہ کا حصول رہتا ہے۔ سماع، نعت خوانی، اور نعت گوئی اس سمت میں چراغ کی لو کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

نعت گوئی نثر میں ہو یا نظم میں کارِ مستحسن ہے مگر کٹھن ہے۔ کوئی صاحبِ ایمان آپؐ سے اپنی محبت اور خلوص کے کسی درجہ پر بھی فائز ہوتے ہوئے اس کو کامل ادراک میں نہیں لا سکتا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ نعتِ رسولؐ کہنے کا حق اور طریق خدائے مطلق کو حاصل ہے۔ انسانوں میں نعت گوئی کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بوسیلۂ نبیٔ مکرمؐ قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کا فہم عطا کر دے۔ اور یہ عطا آپؐ سے سچی محبت کے بحرِ بے کنار میں اُترے بغیر محال ہے۔ اسی کے تحت اللہ تعالیٰ توفیقات میں اضافہ کر دیتا ہے کہ وہ اپنے محبوبؐ کے اس منصب میں اہلِ ایمان وایقان کو شامل فرما لیتا ہے اور وہ بھی پوری شد و مد سے اپنی سی سعی کے ساتھ ثنائے سرورِ

کونینﷺ کرتے ہوئے ورفعنا کی صدا کا حصہ بن جاتا ہے۔یہی وہ سرنامہ ہے جسے موضع ۶۷ گ ب، تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے نوجوان شاعر محمد عرفان علی عرفان نے منتخب کیا ہے۔شاعر نے زبان و بیان کے عمدہ معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہے۔عشّاقِ مصطفیؐ اس کو پڑھتے ہوئے یقیناً کبھی ماضی کے شکوہ میں، کبھی آقائے کائناتﷺ کے وجودِ ظاہری کے زمانۂ پُر انوار میں اور کبھی وجودِ ظاہری کے پردہ فرمالینے کے بعد کے زمانے میں ورفعنا کی صدا کے اثرات معلوم کرنے کی کوششوں میں مصروف رہیں گے۔اس نعتیہ مجموعہ کے جزئیاتِ پُر زیبائش سے مکمل حظ اُٹھانے کے لئے اس کے مطالعہ کو وسیع کرنا لازم ٹھہرے گا۔یہاں قارئین کی دلچسپیوں کو بڑھانے کے لئے اس نعتیہ مجموعہ کے چند خصائص کا تذکرہ مقصود ہے۔

قرآنی آیات واحادیث سے حوالہ جات؛

نعتِ رسولِ مقبولﷺ کا انسلاک اگر قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ کے ساتھ ساتھ آپﷺ کی حیاتِ طیبہ کے واقعات سے ہوتو کلام کی اعتباریت میں اضافہ ہوتا ہے۔قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ، اقوالِ صالحین کا برموقع اور برجستہ استعمال کلام میں نہ صرف زورِ بیان کی پختگی کا ثبوت دیتا ہے بلکہ یہ شاعرانہ خوبیوں کے ساتھ مطالعہ کی وسعت کا اظہار بھی کرتا ہے۔عرفان علی عرفان اس سے بخوبی آگاہ ہیں چناں چہ انہوں نے اپنے کلام میں قرآنی آیات کے حصوں کو بطور تلمیح استعمال کیا ہے۔اقرا، کل یوم ھوافی شان، قوسین، یداللہ، سراجا منیرا، لئولو، مرجان، مازاغ، ورفعنا لک ذکرک، لن ترانی، جاءالحق، جاوک، رمیت اذ رمیت، یفرحوا، اور ربِ ھبلیجیسے مستند حوالہ جات کا برمحل اور برجستہ استعمال کر کے شاعر نے اپنے کلام کو زیادہ عام فہم بنایا ہے۔اس کے علاوہ قاری ان کے کلام میں ترنم اور تغزل کے ساتھ ساتھ ان کے معنی کو بھی اخذ کرتا جاتا ہے۔

جسے اللہ فرمائے ’’یداللہ‘‘
یہی دستِ عطا ہے مصطفیؐ کا

مقامِ احسنِ تقویم پایا ، اسفل نے
جہاں میں منصبِ انسانیت بحال کیا

کلامِ گُل فشاں سے باغِ اقرا میں بہار آئی
خزانہ لوح کا بے دام لے کر آنے والے آپؐ

ربِّ ہبلی کی دعاؤں کی بدولت عرفاںؔ
کشتیِ بارِ گنہ پل سے مری پار ہوئی

اے قتادہؓ ! جو عطا دستِ یدُاللہ نے کی
تیری اُس آنکھ سے تا عُمر اُجالے نہ گئے

تذکرۂ درود:

اللہ تعالیٰ نے ام الکتاب میں اہلِ ایمان کو آپؐ کی ذاتِ عالی مرتبت پر درود پڑھنے کا حکم دیا جس کے مفہوم کو عرفان علی عرفان اپنے شعر میں اس طرح اخذ کرتے ہیں۔

فرمانِ کبریا ہے اُنؐ پر درود پڑھنا
اے مومنو! نبیؐ پر اکثر درود پڑھنا
ثابت حدیث سے ہے کوئی بھی حد نہیں ہے
عرفاںؔ! تم کبھی نہ گن کر درود پڑھنا

مفسرین کے مطابق درود بر محمد ﷺ مصطفیٰ ایسی سعی حسنہ ہے جس کی بارگہِ خداوندی میں قبولیت پر کامل یقین کیا جاتا ہے اور اس کے لئے تعداد کے لحاظ سے کوئی مقرر حد نہیں ہے۔

عرفان علی عرفاںؔ قاری کو درودِ پاک کی تلقین کے ساتھ یہ بھی تعلیم دیتے ہیں کہ یہ عملِ ذی شان کب کب سرانجام دینا زیادہ مستحب ہے۔ آپؐ کہتے ہیں

شمس الضحیٰؐ کے پیارو! بدرالدجیٰؐ پہ تارو!
دن بھر درود پڑھنا! شب بھر درود پڑھنا!
رب کے حضور جب بھی دستِ دعا اُٹھانا
اوّل درود پڑھنا ، آخر درود پڑھنا

اُنھوں نے آپؐ پر ان گنت درود بھیجنے کے لئے اپنے گرد و پیش کا مشاہدہ کیا اور دیکھا ہے کہ ہشت اطراف ہر شے رسولِ عالمینؐ پر درود بھیج رہی ہے۔ چوبیس اشعار پر مشتمل درود نامے میں شاعر نے بتایا ہے کہ اُس نے کس کس سے درود پڑھنا سیکھا ہے۔ وظیفۂ درود کی ترغیب و تبلیغ کے لئے شاعر کی طرف سے پیش کی گئی تماثیل پڑھنے اور گنگنانے کے قابل ہیں۔

القاب و آداب

عرفان علی عرفاںؔ اپنے اس نعتیہ مجموعے میں حضور ختمیٔ مرتبت جانِ کائناتؐ کے لئے جو صفاتی اسمائے گرامی لائے ہیں اُن میں محمدؐ، آپؐ، مدینے کے مکیںؐ، ہاشمیؐ، مکّیؐ، شہِ کون و مکاںؐ، رسولؐ ہادیؐ، رحمتِ عالمؐ، سرکارؐ، مصطفیٰؐ، خیرالبشرؐ، پیغمبرؐ، شمعِ ہدیٰ، ماہِ نبوتؐ، سیدِ کونینؐ، شمش الضحیٰؐ، بدرالدجیٰؐ، نبیؐ، خیرالوریٰؐ، امامُ الانبیاءؐ، تاجدارِ انبیاءؐ، معجز نماؐ، محمودؐ، صاحبِ شقّ القمرؐ، رسولِ مکرّمؐ مونسِ جاںؐ، نورِ قرآںؐ، روحِ ایماںؐ، سرِّ عرفانِ خداؐ، ممدوحِ یزداںؐ، سراجاً منیراًؐ، شفیعِ حشرؐ صاحبِ لولاکؐ، صاحبِ لولاک لماؐ، پیکرِ نورِ خداؐ، راکبِ براقؐ، قبلۂ دنیا و دیںؐ، شمعِ حرمؐ، نورِ مبیںؐ، رہبرِ جنّ و بشرؐ، رحمتِ کونینؐ، کونین کے سلطانؐ، منصفِ اسودؐ، شہِ ابرارؐ، سرکارِ دو عالمؐ، محبوبؐ، ماہِ عربؐ، مونسِ جاںؐ، شہِ انبیاءؐ، خاتم المرسلیںؐ، سیدالاوّلیںؐ، سیدالآخریںؐ، محبوبِ رب العالمیںؐ، ساقیِ کوثرؐ، محبوبِ خداؐ، محبوبِ رحمانؐ، نورِ برہانِ خداؐ، منزلِ ایقانِ خداؐ، رؤف و رحیمؐ

،فاتحِ مکّہؐ،ممدوحِ الٰہیؐ،حامدؐ،احمدؐ،شامل ہیں۔

قبلۂ دنیا و دیںؐ ، شمعِ حرم گاہِ مبیںؐ
رہبرِ جنّ و بشرؐ ، شہرِ مدینہ کی طرف

اُس جانِ دو عالمؐ پہ فدا جانِ حزیں ہو
اُس راحتِ دلؐ پر دلِ بے چین تصدّق

معجزاتِ رسولؐ کا بیان:

عرفان علی عرفاںؔ نے اپنے بہت سے اشعار میں نبیِ مکرّمؐ سے ظہور ہونے والے معجزات کا ذکر کیا ہے۔جیسے: بلبلاتے اُونٹ کی بارگاہِ رحمۃ اللعالمینؐ میں التجا کرنا،مٹھی میں بند کنکروں کا کلام کرنا(کلمہ پڑھنا)،ڈوبتے سورج کا واپس پلٹنا،چاند کا دوٹکڑوں میں شق ہونا، لعابِ پاک کے فیضان سے جناب علی المرتضیٰ کا فاتحِ خیبر بننا،حضرت عثمان کی دولتِ دنیا کو دوام عطا کرنا،معراج کی رات عرشِ معلّیٰ کی سیر کرنا،

لعابِ پاک کا فیضانِ خاص تھا جس نے
علیؑ کو شوکتِ خیبر سے مالامال کیا

آمدِ محبوبِؐ ربِّ العالمیں کے فیض سے
فیض یابِ نعمتِ رب ساری مائیں ہو گئیں

خطبۂ حجّ الوداع

آپؐ نے نو ذوالحجہ دس ھجری کو عرفات کے میدان میں صراطِ مستقیم پر عازمِ سفر رہنے کے لئے ابدی حقانیت سے آراستہ قوانین پر مشتمل خطبہ ارشاد فرمایا جو فلاحِ انسانی کی لئے ضابطۂ حیات ہے۔عرفان علی عرفان اپنے نعتیہ دیوان میں اس خطبہ اوراس کے فیضان کا ذکر

اس طرح کرتے ہیں:

پیامِ امن سے لے کر حقوقِ نسواں تک
وقارِ نوعِ بشر خطبۂ رسولؐ سے ہے

انبیاءِ کرام کا ذکرِ مبارک:

عرفان علی عرفانؔ نے جن انبیاء کرام کا بلاسم یا باللقب تذکرہ مبارک کیا ہے اُن میں حضرت آدم، حضرت موسیٰ، کلیمِ خدا، ابنِ مریم، مسیحا، اور ماہِ کنعاں ہیں۔

ہیں امامِ انبیاؐ ، اقصیٰ کی شب ، بدرالدجیٰ
مقتدی ہے ماہِ کنعاں کی ادائے دل نشیں

حضورِ ربِ ازل ؛ مدعائے آدمؑ بھی
بغیر اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبول ہوتا نہیں

صحابہ کرامؓ کا ذکرِ خیر:

صحابہ کرامؓ شمعِ رسالت کے ایسے پروانے تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں آپؐ کے لئے وقف کر دی تھیں۔ نعتِ رسولِ مقبول ہو اور اِن اصحاب کا ذکرِ خیر بطورِ تمثیل جہاں ممکن ہو آنا لازم ہے اور اگر شاعر ذہنی طور پر اس جانب متوجہ ہو تو یہ بات مہمیز کا کردار ادا کرتی ہے۔ عرفان علی عرفان کے ہاں یہ خاصیت بدرجہ اتم، موجود ہے۔ چنانچہ ''ورفعنا کی صدا'' میں اُنہوں نے جن صحابہ کرام کا اسمائے گرامی کے ساتھ یا تمثیلاً ذکرِ خیر کیا ہے اُن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرِ فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہ، حضرت بلالؓ، حضرت حسّان بن ثابتؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت قتادہؓ، وحشی کلبیؓ، حضرت عباسؓ بن حضرت علی کرم اللہ وجہ، آلِ محمدؐ، سبطِ پیغمبرؐ، سبطینؑ اور جگر گوشۂ رسولؐ شامل ہیں۔

اُن کو اللہ نے اصحاب کی خلعت بخشی
جن کے ایماں کو ملا آپؐ کی قربت کا لباس

ذاتِ صدیقؓ کی آنکھوں میں سمائے ہوئے ہیں
کس طرح اہلِ جفا نورِ خدا ڈھونڈیں گے

جسے تھی اونٹ چرانے میں دقّتیں بے حد
دعا کے ساتھ اُسے صاحبِ کمال کیا

غنی کی دولتِ دنیا کو حسنِ دیں بخشا
حیا کے پیکرِ احسن کو خوش خصال کیا

حکمِ اذاں تھا بامِ حرم پر بلالؓ کو
دیکھا نہیں نبیؐ نے نسب ، قوم ، نام ، رنگ

کس قدر خوش بخت ہے حسان بن ثابت کی ذات
نعت کہنے ، پڑھنے ، سننے کا صلہ اُنؐ سے ملا

اس کے علاوہ ورفعنا کی صدا میں سلف صالحین، مقاماتِ مقدّسہ، درجات و مقاماتِ راہِ سلوک، مشہورِ زمانہ حکمران اور فاتحِ عالم اسکندر اور افعال و اشکالِ باطلہ کے زوال کو خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

میں نے یہاں اس مجموعۂ کلام سے چند ایک حقائق کشید کر کے بذریعہ کلک قرطاس کے حوالے کیے ہیں جو میری نظر میں نعت بصورت نثر کا ایک انداز ہے اور میں نے خود کو ’’ورفعنا کی

صدا'' کا اس طرح حصّہ بنایا ہے:

نورِ نبیؐ کی عظمت وَرَفَعنا کی صدا ہے
اُنؐ پر خدا کی رحمت وَرَفَعنا کی صدا ہے
ہر حرف اسمِ احمدؐ کی شان میں ہے اِس کا
بے حد عطا کی رفعت وَرَفَعنا کی صدا ہے
مظہر اسی میں پنہاں ہیں قربتوں کے سارے
باغِ جناں کی نکہت وَرَفَعنا کی صدا ہے
فضلِ خدا کا حاصل صلِّ علیٰ کا پڑھنا
اس کی عطا کی صورت وَرَفَعنا کی صدا ہے
معراجِ دوستی کی اِک داستاں ہے اِس میں
میرے نبیؐ کی خلوت وَرَفَعنا کی صدا ہے
عشقِ نبیؐ میں ڈوبی عرفاں نے پائی ہے جو
بحرِ غنا کی غایت وَرَفَعنا کی صدا ہے
وَرَفعنا کی صدا میں شاہد بھی کھو گیا ہے
بادِ صبا کی نکہت وَرَفَعنا کی صدا ہے

عرفان علی عرفانؔ کی توفیقات میں بہت زیادہ اضافہ کی دعاؤں کے ساتھ اجازت کا طالب!

☆☆☆☆☆☆☆

معرفتِ ذکر اور عرفان

طالب حسین کوثری

کسی بھی چیز کو جانے اور سمجھے بغیر اس کے بارے میں تاثر نہیں دیا جا سکتا اور تاثر کا اچھا ذریعہ الفاظ ہوتے ہیں۔ الفاظ کا تقاضا بھی ان کی معرفت ہوتی ہے۔ الفاظ کی معرفت نہ ہو تو اظہار بھی اچھا نہ ہو سکے گا۔ اظہار تحریر کی صورت میں ہو تو اس کے لئے دو اصناف ''نثر'' اور ''نظم'' ہیں۔ نثر کے ذریعے اظہار کرنے والے کو نثر نگار اور نظم کے ذریعے اظہار کرنے والے کو شاعر کہا جاتا ہے۔ عربی زبان کا مقولہ ہے ''الشعراء تلامیذ الرحمان'' شعراء اللہ کے شاگرد ہوتے ہیں۔ انسان کو اللہ کی بخشی ہوئی عقل سلیم کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ کی بخشی ہوئی صلاحیت سے مالک کی حمد کر کے ایسی شاعری کرے جس سے پروردگار راضی ہو۔

خالقِ ارض و سماء اپنی مخلوقات میں سب سے زیادہ جس تخلیق کو اہمیت دیتا ہے وہ اس کے محبوب محمد مصطفیٰؐ کی ذات ہے۔ فرشتوں کو ساتھ لے کر اُنؐ کی ذات پر درود پڑھتا ہے اور اہل ایمان کو درود کا حکم دیتا ہے۔ اُنؐ کو محبت کا مرکز بنا دیا۔ اُنؐ کی مدح سرائی میں ہدایت کی کتاب ''قرآن'' نازل کیا۔ پروردگار جس شاعری سے سب سے زیادہ راضی ہوگا وہ اس کے محبوب کی تعریف و توصیف ہے جسے اہل ادب نے نعت کا نام دیا ہے۔

نعت کہنے کے لئے لازم ہے کہ سرورِ عالمؐ کی ذات کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ دوسرے لفظوں میں حضورؐ کا عرفان حاصل کیا جائے۔ نعت کی کتاب ''ورفعنا کی صدا'' کے مصنف محترم عرفان علی صاحب ایک مدرس ہیں اور صاحبِ عرفان بھی ہیں۔ اُن کے والدِ محترم سچے عاشقِ رسولؐ ہیں اُن سے وراثت میں عشقِ رسولؐ کی دولت نصیب ہوئی۔ پروردگار

کی عطا سے اسی کی رضا کے لئے نعت کہتے ہیں۔اللہ بھی راضی، اللہ کا محبوب بھی راضی۔

ہم پر خدا کے لطف کی برسات ہو گئی

رحمت نبیؐ کی شامل حالات ہو گئی

عرفان علی عرفان ''ورفعنا کی صدا'' کے حوالے سے مالک کے ذکر کے اہتمام کا حصہ بن گئے ہیں۔آیت کو کتاب کا نام قرار دینا سعادت ہے اور عبادت بھی ہے۔وہ اس خوبصورت کتاب پر ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔خالق سے دعا ہے کہ انہیں عطاؤں سے مزید نوازے اور علم وعمل اور معرفت کے حوالے سے عرفان علی بدر الدجیٰ کے صدقے چمکتے دمکتے نظر آئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تعارف واظہارِ تشکر

عرفان علی عرفاؔن

نام محمد عرفان علی اور تخلص عرفاؔن ہے۔ ۲۰ مئی ۱۹۸۶ء کو تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے گاؤں ۶۷ گ ب دھاری وال میں پیدا ہوا۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ۱۵ گ ب سے میٹرک اور ایف۔ ایس۔ سی (پری میڈیکل) تک تعلیم حاصل کی۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے بی۔ ایس۔ سی اور ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد سے کیمسٹری میں ماسٹر کیا ہے۔ ۲۰۰۹ء سے گورنمنٹ ہائی سکول ۱۰۵ گ ب میں سائنس ٹیچر کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ روحانی نسبت درگاہِ عالیہ گولڑہ شریف سے ہے۔ حضور قبلۂ عالم پیر سید مہر علی شاہؒ سے عقیدت اور سیدی و مرشدی حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ کا فیضانِ نظر ہی نعت گوئی کے لئے کافی ہے۔ نصیر احمد اختر صاحب اکثر کہتے ہیں کہ میرے کلام میں اُن کا فیضِ عقیدت جھلکتا ہے۔

والدہ ماجدہ ایک وفا شعار، انتہائی محنتی اور دیانت دار خاتون تھیں۔ اُن کی جہدِ مسلسل اور تربیت نے آج مجھے اس مقام تک پہنچایا ہے کہ اپنا تعارف لکھ رہا ہوں۔ اہلِ بیت، پنجتن پاکؑ اور آلِ نبیؐ سے بے پناہ عقیدت آپ کی شخصیت کا اہم خاصہ تھا۔ ۲۸ مارچ ۲۰۱۹ء کو خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ اللہ پاک اُنہیں خلدِ بریں میں خاتونِ جنّتؑ کی کنیزوں کے قدموں میں مسکن عطا فرمائے۔ آمین

والدِ محترم کا اسمِ گرامی محمد حسین ہے۔ شعبۂ تدریس سے وابستہ رہے اور انچارج سینئر ہیڈ ماسٹر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے۔ آپ کی طبیعت جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے۔ آپ کا شمار انتہائی قابل اور اہلِ علم شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپ ایک اچھے نعت خواں ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے ہیں۔ نعتیہ کلام کو قران و حدیث کی کسوٹی پر پرکھنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ لاتعداد محافلِ نعت والد صاحب کی گود میں بیٹھ کر سنیں جو دل میں نعت سے محبت کا جذبہ پیدا کرتی رہیں۔ بچپن سے ہی گھر میں سیدی و مرشدی حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ، جنابِ حفیظ تائبؒ، محترم احمد ندیم قاسمیؒ اور بے شمار شعراء کی نعتیہ کتب

پڑھنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ یہی وہ ماحول تھا جس نے مجھے نعت خوانی کی طرف مائل کیا۔ زمانۂ طالب علمی میں یہ شوق مزید نکھر کر سامنے آیا۔ ادبی نوعیت کے مختلف مقابلہ جات بالخصوص نعتیہ مقابلہ جات میں شرکت معمول تھا۔ والد صاحب خود تقاریر لکھ کر دیتے، نعتیہ کلام کے چناؤ اور تیاری میں بھرپور معاونت فرماتے۔ اللہ اُن کی عمر دراز کرے۔

انسان اپنی ابتدائی تعلیم و تربیت کے دوران میسر آنے والے ماحول، اداروں، اساتذہ کرام اور اُن کے شفقت آمیز احسانات کو زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ والدین، جملہ اساتذہ کرام اور بڑے بہن بھائیوں کے علاوہ میری ابتدائی تعلیم و تربیت میں انجمنِ رضائے مصطفیٰ کا بہت اہم کردار ہے۔ یہ مولانا حنیف قادریؒ کی قیادت میں چند نوجوانوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے غمِ جاناں سے بے نیاز ہو کر دینِ اسلام اور عشقِ مصطفیٰ کے فروغ کے لئے اپنی جوانیاں وقف کر رکھی تھیں۔ فجر کے بعد قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم، اور مغرب کے بعد کلمۂ طیّب سے لے کر درودِ تاج تک تعلیم دی جاتی تھی۔ ان کا ہر عمل اخلاص اور ہر بات عشقِ مصطفیٰ سے لبریز تھی۔ مجھے آج بھی بھائی محمد سلطان، بھائی محمد منظور، بھائی رانا محمد سلطان کی عقیدت و محبت سے سرشار گفتگو یاد ہے جو اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی دل میں ایمان کے جذبے کو تقویت دیتی ہے۔ اللہ پاک ان سب کو عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

شاعری کی ابتدا کب ہوئی، کچھ علم نہیں لیکن میرا وجدان کہتا ہے کہ میں جتنا اس سے خار کھاتا رہا یہ اتنا ہی وادیٔ قلب و جان میں گل فشانی کرتی گئی۔ محبوبِ مجازی کے لب و رخسار اور زلفِ دراز کا بیان کرنا اور پڑھنا اچھا لگتا تھا مگر یہ ادراک بھی غالب تھا کہ اس بے سود کام کا اجر کتابوں اور حلقۂ اربابِ ذوق کی حدوں سے آگے نہیں جاتا اور اس دوران تخلیق کار ہمہ وقت جس سوز کو محسوس کرتا ہے وہ بہت اندوناک اور دل گرفتہ ہے۔ اسی شش و پنج کے دور کی غزلیات پر عہدِ شباب کی ڈائریاں شاہد ہیں۔

شاعری میرے لئے سراسر ایک غیر ارادی فعل تھا۔ جب ارادہ بنی تو نعت بن گئی۔ اور اس کا مکمل کریڈٹ انجمنِ فقیرانِ مصطفیٰ کے نعت محل میں ہاتھ پکڑ کر لے جانے والی شخصیت جناب نصیر احمد اختر کو جاتا ہے۔ جہاں محترم اللہ نواز منصور نے گرم جوشی سے استقبال کیا۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اس نعت محل میں آنے جانے کی سعادت ہی شاعر کو نعت گو بنانے کے لئے

کافی ہے۔ جنابِ فقیرِ مصطفیٰ امیر نوازؒ کی موجودگی میں بھی ایک مشاعرہ پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ زندگی کی گونہ گوں مصروفیات کے باوجود ماہانہ نعتیہ مشاعروں میں شرکت کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ انجمن کا ہر فرد میرے لئے استاد کا درجہ رکھتا ہے۔ اور ان کی رہنمائی میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کا تعلق قبیلۂ حسانؓ سے ہے اور اردو ادب میں نعت کے حوالے سے ان کی خدمات مدتوں یاد رکھی جائیں گی۔

نعت کہنا انتہائی محتاط کام ہے۔ جب عقیدت، احترام اور وارفتگی کی کیفیات بیک وقت غالب آتی ہیں تو بے ساختہ تخیل پر الفاظ کی بارش ہوتی ہے۔ جو جل تھل کر دیتی ہے۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ الفاظ بظاہر شریعت کی حدود و قیود سے باہر جھانکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں یا پھر برجستہ گوئی کے باعث وہ شایانِ شان نہیں رہتے۔ اس نازک اور کٹھن مقام پر صرف قرآن و سنّت کا علم کام آتا ہے۔ جن کے پاس یہ زادِ راہ موجود ہے وہ اس مقام سے سرخرو ہو کر گزر جاتے ہیں۔ سیدی و مرشدی حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ کا کلام اس کی واضح مثال ہے۔ لہٰذا نعت کہنے کے لئے شاعرانہ فطرت کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث اور سیرت کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

مدحتِ خیر الانامؐ بلاشبہ ایک مسلمان کو عام مسلمانوں سے ممتاز کرتی ہے اور عزت و تکریم سے نوازتی ہے۔ اللہ کے محبوبؐ سے محبت کا تقاضا ہے کہ گفتار اور کردار میں اس کی جھلک نظر آئے۔ اہلِ نسبت و محبت اپنی قابلیت کے مطابق بارگاہِ ممدوحِ کبریاؐ میں اپنی عقیدتوں کا اظہار کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ میں نے بھی اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے محبوبِ کردگارؐ کے حضور ''ورفعنا کی صدا'' کی صورت میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ قرآن کریم شاہد ہے کہ خدائے لم یزل نے خود ورفعنا کی صدا بلند کی ہے۔ یہ صدا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اطاعتِ رسولؐ اگر حکم خدا ہے تو رفعتِ ذکرِ رسولؐ منشائے خدا ہے۔ یہ صدا ازل سے لے کر ابد تک محیط ہے۔ صدائے کن فیکون کی بنیاد یہی صدا ہے۔ قیامت کے روز بہ بانگِ دہل یہ صدا گونجے گی اور حبیبِ کبریاؐ کی شانِ محبوبی دکھائی جائے گی۔ ورفعنا کی صدا کو شورشِ باطل نہ دبا سکا ہے نہ دبا سکے گا۔ قرآن اور اہلِ قرآن کا کائنات کی تمام طاغوتی طاقتوں کو واضح پیغام ہے کہ ورفعنا کی صدا اپنی جملہ لسانی اور صوتی رعنائیوں کے ساتھ فضائے کون و مکاں

میں سدا گونجتی رہے گی۔

نعت کے موضوعات لامتناہی ہیں۔اور ہر موضوع کی وسعت کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔میں نے کوشش کی ہے کہ بارگاہِ رسالت مآبؐ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے الفاظ کو شایانِ شان رکھا جائے۔میری نعت گوئی کا بنیادی موضوع مقامِ کبریائی اور شانِ محبوبِ کبریا کا وہ نقطۂ اتصال ہے جہاں یہ دونوں لازم وملزوم ہو جاتے ہیں۔عقائد اور تصوّف کی دنیا میں یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے۔

یہی پُر نور منظر مظہرِ حسنِ حقیقت ہے
رُخِ آقاؐ کی رعنائی سے حق کی رونمائی ہو

کمالِ انعطافِ نورِ صبحِ کُن فکاںؐ دیکھو
عیاں دیدۂ دیدہ ور پہ نورِ کبریائی ہو

درِ حبیبؐ کی عرفاؔن! مل گئی چوکھٹ
رسائی ہو سرِ عرشِ علٰی ، ضروری نہیں

ہر صحابیؓ کا یہ مسلک ہے کہ رودادِ الم
جنؐ کی سُنتا ہے خدا اُنؐ کو سُنا لیتے ہیں

چل پڑے حجّاج کیونکر صحنِ کعبہ چھوڑ کر
منزلِ حق مل نہ پائی راہِ طیبہ چھوڑ کر

لازم و ملزوم ہیں عرفاؔن! دونوں مرتبے
جب گدا اُن کا بنا ، عبدِ خدا ہو جاؤں گا

میں تہہِ دل سے اُن سب احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس ہدیۂ عقیدت کو منظرِ شہود پر لانے میں اپنا تعاون پیش کیا۔علامہ طالب حسین کوثری ،ڈاکٹر عارف حسین عارف، پروفیسر طاہر صدیقی ،سید شاہد حسین شاہد،اور جناب اویس ازہر مدنی کی خدمات ہمیشہ یادرہیں گی۔دعا ہے کہ اللہ سب کو اُن کی پُرخلوص معاونت پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اِن کے فروغِ نعت کے جذبے کو مزید پروان چڑھائے۔جناب نصیر احمد اختر کا میں عمر بھر احسان مند رہوں گا۔ان سے دوستی کیا ہوئی نعت سے رفاقت ہوگئی۔جناب بھائی زاہد عزیز، بھائی ماجد امین، قاری محمد اقبال رضوی، جناب حفیظ اللہ حفیظ ، بھائی محمد اسلم ،محمد احسان علی ،محمد عباس، ماجد علی، عابد علی ،محمد طاہر جاوید،محمد امین بوٹا، محمد کامران حسین ،عمران سرور،عثمان سرور،رضوان سرور،محمد ارسلان حسین ، قاری محمد نواز بزمی،اویس گولڑوی،محمد رمضان قادری ،محمد اشرف نقشبندی ،عباس حیدر،عبدالطیف،آصف جاوید اور محمد شہباز کے ساتھ ساتھ اپنے تمام بہن بھائیوں،شریکِ حیات اورعزیز رشتہ داروں کی پرخلوص دعاؤں اور نیک تمنّاؤں پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

گذشتہ نسلوں کے نام صرف انتساب ہوسکتا ہے۔آئندہ نسلوں سے امیدیں ہوتی ہیں کہ وہ اسلاف کے کارناموں کے تسلسل کو جاری رکھیں ۔کیونکہ انہیں دیکھ کر حسرتیں اور ارمان پھر سے خواہشات کا روپ دھار لیتی ہیں۔محمد احمد، نور فاطمہ، عدن فاطمہ،عرفہ نور، اور زینب بتول کے لئے بالخصوص اور آئندہ نسلوں کے لئے بالعموم دعا ہے کہ اللہ کریم اُن کو اپنے حبیبؐ کے صدقے دین و دنیا میں حقیقی کامیابی عطا فرمائے۔

اہلِ ایمان اس لحاظ سے بھی بڑے خوش بخت ہیں کہ اللہ رب العزّت نے درود وسلام کی صورت میں اُن کو ورفعنا کی صدا کا حصّہ بنایا۔نعت کہنا، پڑھنا اور سننا توفیقاتِ الٰہیہ میں سے ہیں۔ شاخِ قلم پر غنچۂ حرفِ مدحت بھی اُدھر سے عطا ہوتا ہے اور قرطاس پر پھیلی گل ہائے عقیدت کی خوشبو دادِ تحسین حاصل کرنے اُسی دربار میں لوٹ جاتی ہے۔دعا ہے کہ یہ گلدستہ مدحت وعقیدت جب سرکارِ دوعالمؐ کی بارگاہ میں پہنچے تو قبولیت کی سند عطا ہو جائے۔اور قارئین کے دل میں بھی نعت سے محبت کا جذبہ پروان جڑھائے۔اللہ پاک ہم سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆

ورفعنا کی صدا

محمد اویس ازہر مدنی

عشقِ احمدؐ کی ضیا ہے ورفعنا کی صدا
دلِ عرفاں کی صدا ہے ورفعنا کی صدا
قدسیوں کی بھی ندا ہے ورفعنا کی صدا
سرورِ دیںؐ کی ثنا ہے ورفعنا کی صدا
کس کو معلوم ہوئی رفعتِ سرکارِ جناںؐ
کون جانے گا کہ کیا ہے ورفعنا کی صدا
پڑھ کے ملتا ہے سکونِ دل و جاں قاری کو
قلبِ عاشق کی نوا ہے ورفعنا کی صدا
مدحتِ سرورِ عالمؐ ہے ہر اک پر لازم
اک فریضے کی ادا ہے ورفعنا کی صدا
جاں گزیں کرتی ہے دل میں شہِ دیںؐ کی الفت
مرے آقاؐ کی ولا ہے ورفعنا کی صدا
خود سے اک لفظ بھی لکھا نہیں جا سکتا تھا
مرے مولیٰ کی عطا ہے ورفعنا کی صدا
بخش دیتی ہے تر و تازگی ایمان کو بھی
خلد کی آب و ہوا ہے ورفعنا کی صدا
ہے یہ گنجینۂ عشقِ شہِ والاؐ ازہر
بالیقیں دولتِ ما ہے ورفعنا کی صدا

حمدِ باری تعالیٰ

دونوں عالم کو ترے سامنے منگتا دیکھوں
دامنِ ارض و سمٰوات کو پھیلا دیکھوں

تیری صنّاعی نے ہی خاک کو خوشبو بخشی
سبزہ و گُل میں ترا رنگ ہی بکھرا دیکھوں

ماہیِ آب کی سانسوں میں ترا حکم رواں
ریگزاروں میں بھی بستی تری دنیا دیکھوں

''کُلّ یَومٍ ھُوَا فِی شان'' تری شانِ عطا
ہر طرف بہتا ترے لطف کا دریا دیکھوں

ذاتِ محبوبؐ کو ''قوسین'' کی قربت بخشی
چشمِ موسیٰؑ ترے انوار سے خیرہ دیکھوں

کہکشاؤں کی ضیاؤں میں ترا نور رواں
ماہ و انجم میں ترے نور کو ٹھہرا دیکھوں

دیدۂ کورِ نگاہی تجھے کیا پہچانے
چشمِ عرفاںؔ پکارے تجھے ہر جا دیکھوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تضمین بر مشہورِ زمانہ نعت بہ قلمِ حضرت حفیظ تائب
''خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گُلِ چیدہ''

خاموش سخنور ہیں، دہن ور ہیں دریدہ کم تابِ سخن اور فزوں ذوقِ شنیدہ
شایانِ نبیؐ ہو ہی نہیں ہو سکتا قصیدہ خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہو ترے اوصافِ حمیدہ

اللہ کی مومن کے لئے ذات ہے سچّی قرآن کی ہر حجّتِ آیات ہے سچی
دن حشر کا سچ ، قبر کی ہر رات ہے سچی اے ہادیِ برحق تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

جب آنکھ ہوئی نم ،تری یادوں کی بدولت فرحت کا بہا یم ،تری یادوں کی بدولت
ہوتے ہیں غلط غم ،تری یادوں کی بدولت اے رحمتِ عاؐلم !تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ

پیغام کوئی ایسا نہ لائے گا جہاں میں رتبہ کوئی تجھ جیسا نہ پائے گا جہاں میں
یوں اہلِ نظر کو نہیں بھائے گا جہاں میں تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

اشکوں کے گہر چشمِ تمنّا میں سجا کر سرکارؐ کے دربار میں رو رو کے صدا کر
اے رحمتِ کونینؐ! کرم بہرِ خدا کر خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تضمین بر مشہورِ زمانہ نعت بہ قلمِ سیدی و مرشدی حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی
''لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں''

اپنی پلکوں پہ ستاروں کو بٹھائے ہوئے ہیں ماہ و خورشید بھی سر اپنا جھکائے ہوئے ہیں
وادیِ چشمِ تمنا کو سجائے ہوئے ہیں لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلعِ انوار بنائے ہوئے ہیں

اب طبیبوں سے نہیں ہو گی تشفی؛ آقاؐ! نہ مسیحاؤں کی اوقات ہے اتنی؛ آقاؐ!
تیرےؐ بیماروں کی حالت نہیں اچھی؛ آقا! سر پہ رکھ دیجئے ذرا دستِ تسلی؛ آقاؐ!
غم کے مارے ہیں زمانے کے ستائے ہوئے ہیں

حالتِ زار نہیں آپؐ سے مخفی؛ آقاؐ! گردشِ وقت سے فرصت نہیں ملتی؛ آقاؐ!
اے مدینے کے مکیںؐ ، ہاشمیؐ ، مکیؐ؛ آقاؐ! سر پہ رکھ دیجئے ذرا دستِ تسلی؛ آقاؐ!
غم کے مارے ہیں زمانے کے ستائے ہوئے ہیں

ہر صحابی ہے شہؐ کون و مکاں کا نوکر کوئی انجم ، کوئی کوکب ، کوئی ٹھہرا اختر
ایک ہی نورؐ کا پرتو ہیں ، یقیں کے پیکر نام آتے ہی ابوبکرؓ و عمرؓ کا لب پر
تُو بگڑتا ہے وہؐ پہلو میں سُلائے ہوئے ہیں

شانِ اعجازِ نبیؐ رب کی شراکت سے نہ جوڑ درس توحید کا دے منہ تو رسالت سے نہ موڑ
گولڑے والے نے کیا خوب نکالا ہے نچوڑ حاضر و ناظر و نور و بشر و غیب کو چھوڑ
شکر کر وہ تیرے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہیں

گرچہ ہر چین تھا کچھ خوابِ پریشان نہ تھا حمد کا جھنڈا جہاں ہو یہ وہ میدان نہ تھا
دید کے لمحے تو تھے وصل کا سامان نہ تھا قبر کی نیند سے اُٹھنا کوئی آسان نہ تھا
ہم تو محشر میں انھیں دیکھنے آئے ہوئے ہیں

ساتھ اپنے نہیں اب اپنا ہی سایا جاتا سر ندامت سے نہیں اب تو اُٹھایا جاتا
حوصلہ ہم میں تو اتنا نہیں پایا جاتا شرمِ عصیاں سے نہیں سامنے جایا جاتا
یہ بھی کیا کم ہے ترے شہر میں آئے ہوئے ہیں

دُور اِک آن میں اُلجھن تری ساری ہو نصیر! تجھ کو کیا غم ہو بھلا خوف کیوں طاری ہو نصیر!
خُلد کی سمت رواں تیری سواری ہو نصیر! کیوں نہ پلڑا ترے اعمال کا بھاری ہو نصیر!
اب تو میزان پہ سرکارؐ بھی آئے ہوئے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تضمین بر مشہورِ زمانہ نعت بہ قلمِ نصیر احمد اخترؔ

دمِ عیسیٰؑ نہیں دیکھا ! یدِ بیضا نہیں دیکھا ! جمالِ ماہِ کنعاںؑ کا حسیں جلوہ نہیں دیکھا!!
جہاں میں چشمِ جبرائیلؑ نے کیا کیا نہیں دیکھا جہاں دیدہ نگاہوں نے بہت ڈھونڈا نہیں دیکھا
زمانے میں محمد مصطفیٰؐ جیسا نہیں دیکھا

ستاروں کی ضیاؤں سے زمینِ ثور کہتی ہے فلک پر کہکشاں پھر پھیل کر ہر طور کہتی ہے
قمر کی دلکشی پر خوب کر کے غور، کہتی ہے نگاہِ آسماںؐ لیتی ہے بوسے اور کہتی ہے
بہت دیکھے ہیں لیکن اُنؐ سا نقشِ پا نہیں دیکھا

فلک کی عظمتیں قربان اس کے ذرّے ذرّے پر فدا ہے رفعتِ سدرہ اسی پرنور خطّے پر
قطار اندر قطار آتے ہیں قدسی آستانے پر فرشتے سرنگوں پائے گئے آقاؐ کے روضے پر
رسولوں میں بھی کوئی اُنؐ کا ہم پایہ نہیں دیکھا

کوئی عنصر نہیں دوئی کا اس منظر سہانے میں زمیں پر چلنے پھرنے میں ’’دنیٰ‘‘ تک آنے جانے میں
کرن سورج کی ہے ناکام اس کی مثل لانے میں مُسلم آپؐ کی یکتائی ہے سارے زمانے میں
کہیں چشمِ فلک نے آپؐ کا سایہ نہیں دیکھا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

درود نامہ

سیکھا ہے قدسیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا
سیکھا ہے مومنوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

سیکھا ہے بادلوں سے ، سیکھا ہے بارشوں سے
سیکھا ہے موسموں سے ، ہم نے درود پڑھنا

سیکھا ہے خوشبوؤں سے ، پھولوں سے ہم نے سیکھا
سیکھا ہے تتلیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

سیکھا سمندروں سے ، لہروں سے ہم نے سیکھا
سیکھا ہے مچھلیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

سرو و ثمن سے سیکھا ، کوہ و دَمن سے سیکھا
سیکھا ہے وادیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

دستِ دعا سے سیکھا ، ہر اِلتجا سے سیکھا
سیکھا ہے خواہشوں سے ، ہم نے دُرود پڑھنا

آہِ رسا سے سیکھا ، بادِ صبا سے سیکھا
سیکھا ہے رابطوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

ہر صبحِ نو سے سیکھا ، ہر شامِ غم سے سیکھا
سیکھا ہے رَتجگوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

وقتِ سحر زباں پر ، صلّ علیٰ کا نغمہ
سیکھا ہے طائروں سے ، ہم نے درود پڑھنا

سوزِ نہاں میں ڈوبا صلِ علیٰ پکارا
سیکھا ہے بلبلوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

جو شہد میں شفا ہے ، شیریں دُرُود سے ہے
سیکھا ہے ذائقوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

ہر درد کی دوا ہے ، ہر دکھ کا ہے مداوا
سیکھا ہے غم زدوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

ایسے گُناہ جھڑتے ہیں ، جیسے خشک پتّے
سیکھا ہے عاصیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

کلمہ پڑھا درختوں کی ڈالیوں نے جھک کر
سیکھا ہے کونپلوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

درجات میں اضافہ ہوتا ہے ایک پل میں
سیکھا ہے زاہدوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

مقبولِ بندگی کی اِک معتبر سند ہے
سیکھا ہے عابدوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

صادق امینؐ کہہ کر دشمن پکارتے ہیں
سیکھا ہے دوستوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

قربت میں ہو اضافہ ، اُلفت میں ہو اضافہ
سیکھا ہے چاہتوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

کانوں میں آج تک ہے صلِّ علیٰ کی لوری
سیکھا ہے سب بڑوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

ہر منزلِ حقیقت کا راستہ یہی ہے
سیکھا ہے سالکوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

مشغول ہیں مسلسل جو مدحت و ثنا میں
سیکھا ہے سُنّیوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

اِس کی قبولیت میں عرفانؔ! شک نہیں ہے
سیکھا ہے عارفوں سے ، ہم نے درود پڑھنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمانِ کبریا ہے اُنؐ پر درود پڑھنا
اے مومنو! نبیؐ پر اکثر درود پڑھنا

قندیلِ دل میں شمعِ اُلفت کرے فروزاں
حبِّ رسولؐ کا ہے مظہر درود پڑھنا

شمس الضحیٰؐ کے پیارو! بدرالدجیٰؐ پہ تارو!
دن بھر درود پڑھنا! شب بھر درود پڑھنا!

شانِ نبیؐ خدا نے خود ہی بلند کی ہے
اپنے سکونِ دل کی خاطر درود پڑھنا

لاریب مغفرت کا بن جائے گا وسیلہ
محفل میں سب کا مل کر اُنؐ پر درود پڑھنا

جب بھی دعا کی خاطر دستِ دعا اُٹھاؤ
اوّل درود پڑھنا ، آخر درود پڑھنا

ثابت حدیث سے ہے کوئی بھی حد نہیں ہے
عرفانؔ! تم کبھی نہ گن کر درود پڑھنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رفعتِ ذکرِ نبیؐ کی چار سُو گونجی صدا
فرش سے تا عرش ہے توصیف کا یہ سلسلہ

سرورِ عالمؐ کی مدحت کے ترانے کُو بہ کُو
رحمۃ اللعالمینؐ کے تذکرے ہیں جا بجا

مشکلوں کے دور میں وردِ زبانِ حال ہے
ہے یہی ردِ بلا ، صلِ علیٰ ، صلِ علیٰ

اُمّتی کی سرگزشتِ غم سے بھی ہیں باخبر
بلبلاتے اُونٹ کی جو جانتے تھے التجا

ڈوبتا خورشید پلٹا ٹکڑے ٹکڑے چاند تھا
صاحبِ شق القمرؐ کا اِک اشارہ کیا ہوا

آپؐ کا اعجازِ نسبت ناز ہے کونین کا
''تاجدارِ انبیاء! خیرالبشر خیرالوریٰ''

ربّ کعبہ کا اُسے عرفاںؔ ہوتا ہے فقط
لذتِ عشقِ محمدصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوا جو آشنا

صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

گوشِ عالم میں پڑی ہے وَرَفعنا کی صدا
ہر زمانے نے سنی ہے وَرَفعنا کی صدا

گلشنِ جاں میں رچی ہے ''لکَ ذِکرَک'' کی مہک
دل کی دھڑکن میں بسی ہے وَرَفعنا کی صدا

مالکِ خیر نے کی خیر کی کثرت اُنؐ پر
اہلِ شر سے نہ دبی ہے وَرَفعنا کی صدا

عقل والوں نے جسے ذکرِ خدا سمجھا ہے
عشق والوں میں وہی ہے وَرَفعنا کی صدا

مدحتِ شاہِ اُممؐ زینتِ قرطاس و قلم
صوت کا حسن بنی ہے وَرَفعنا کی صدا

سننے والوں نے سنی آیۂ نشرَح لیکن
لبِ قاری پہ سجی ہے وَرَفعنا کی صدا

اس پہ قرآن کی آیات ہیں شاہد عرفاںؔ
ربِّ کونین نے دی ہے وَرَفعنا کی صدا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا خود رہنما ہے مصطفیٰؐ کا
ہدایت راستا ہے مصطفیٰؐ کا

وہاں سے کہکشائیں پھوٹتی ہیں
جہاں پر نقشِ پا ہے مصطفیٰؐ کا

فلک نے آپؐ کا سایہ نہ پایا
سراپا پُر ضیا ہے مصطفیٰؐ کا

خدا کا ہر نبیؑ ذیشان ٹھہرا
مگر رُتبہ جدا ہے مصطفیٰؐ کا

جسے اللہ فرمائے ''یدُ للہ''
یہی دستِ عطا ہے مصطفیٰؐ کا

تلاوت ہی میں ہے مدحت کی لذت
''ثنا خواں خود خدا ہے مصطفیٰؐ کا''

جہاں ذکرِ خدا آتا ہے عرفاں
وہاں پر تذکرہ ہے مصطفیٰؐ کا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

قلم نے آپؐ کی توصیف جب لکھی آقاؐ!
ورق ورق پہ اُتر آئی روشنی آقاؐ!

مکانِ چشم کے ویران دو دریچوں کو
عطا ہو روضۂ انور کی دلکشی آقاؐ!

جہاں میں صرف مقدّر کا اِک سکندر ہے
غلام آپؐ کے قسمت کے سب دھنی آقاؐ!

حضوریوں کے سفر کی یہی تو منزل ہے
عطا ہو روضۂ انور پہ حاضری آقاؐ!

یہی ہے خواہشِ عرفاںؔ یہی ہے فخرِ سخن
ثنا میں آپؐ کی کٹ جائے زندگی آقاؐ!

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تاجدارِ دو جہاںؐ کا جب گدا ہو جاؤں گا
تختِ شاہی کو نہیں ادراک ؛ کیا ہو جاؤں گا

آسماں بھی جھوم کر ، اسریٰ کی شب کہنے لگا
مستفیضِ لمسِ پائے مصطفیٰؐ ہو جاؤں گا

جب حضوری میں کروں گا مدحتِ خیرالبشرؐ
حضرتِ حسّانؓ کا میں ہم نوا ہو جاؤں گا

سرفرازی میری قسمت کو عطا ہو جائے گی
جب میں ذرّہ اُنؐ کی خاکِ راہ کا ہو جاؤں گا

جب امامِ حق کا ہو جاؤں گا دل سے مقتدی
بات حق کی کہنے والا برملا ہو جاؤں گا

نعت گو کا تذکرہ ہوتا رہے گا حشر تک
تا ابد ذکرِ نبیؐ کی میں صدا ہو جاؤں گا

لازم و ملزوم ہیں عرفانؔ! دونوں مرتبے
جب گدا اُن کا بنا ، عبدِ خدا ہو جاؤں گا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ ماہِ نبوّتؐ سے ضیا پاؤں گا
ظلمتِ شب میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں گا

ناز و اندازِ سلاطینِ جہاں سے کہہ دو
ہوں گدا سیّدِ کونینؐ کا ؛ اِتراؤں گا

دامنِ شافعِؐ محشر کی خنک چھاؤں میں
تابِ خورشیدِ قیامت سے نہ گھبراؤں گا

وادیِ دل کو چمن زار بنانے کے لئے
ہر رگِ جاں میں کنول نعت کے مہکاؤں گا

جذبۂ شوق مرا کھینچے گا عرفانؔ مجھے
''میں مدینے کے بہت پاس چلا جاؤں گا''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس زباں سے ہم بتائیں ہم کو کیا اُنؐ سے ملا
منزلِ عرفانِ حق کا راستا اُنؐ سے ملا

نوریوں پہ نورِ صبحِ کُن فکاںؐ کی بارشیں
پیکرِ خاکی کو حسنِ دلربا اُنؐ سے ملا

لمسِ نعلینِ نبیؐ سے جن کو تابانی ملی
کہکشاؤں کا حسیں تر سلسلہ اُن سے ملا

کس قدر خوش بخت ہے حسانؓ بن ثابت کی ذات
نعت کہنے ، پڑھنے ، سننے کا صلہ اُنؐ سے ملا

وادیِ طائف میں صبر و استقامت دیکھ کر
عزم و ہمت کا سبق ہم کو جدا اُنؐ سے ملا

اُنؐ کو خالق نے بنایا ، قاسمِؐ انعامِ کُل
جو ملا ، جب بھی ملا ، جتنا ملا ، اُنؐ سے ملا

جب بھی دی عرفانؔ نے دہلیزِ اقدس پر صدا
صدقۂ آلِ نبیؐ اُس کو سدا اُنؐ سے ملا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر سانس کو ہوائے معطر ہوئی نصیب
خوشبو کلام آپؐ کا پڑھ کر ہوئی نصیب

کیف و سرور دل میں اُترتا چلا گیا
جس وقت اس کو یادِ پیمبرؐ ہوئی نصیب

چوکھٹ ملی ہے سرورِ کون و مکاںؐ کی
قسمت ہمیں تو رشکِ سکندر ہوئی نصیب

اِس دل کے ساتھ روح بھی سرشار ہو گئی
جب سے ولائے وارث کوثرؐ ہوئی نصیب

یہ نسبتِ رسولؐ کا اعجاز خاص ہے
ہم کو جزا ، عمل سے جو بڑھ کر ہوئی نصیب

بے شک ہے اِس میں اُنؐ کا پسینہ مہک فشاں
مہکار تجھ کو جو اے گل تر! ہوئی نصیب

عرفانؔ! قبر میں بھی رہے میرے ساتھ ساتھ
خلوت میں اُنؐ کی یاد جو پل بھر ہوئی نصیب

ﷺ

حضورؐ! آپؐ نے ریگِ تپاں کو لعل کیا
جہانِ دشتِ کو یوں شہرِ بے مثال کیا

رفیقِ خاص کو صدیقؓ کا لقب بخشا
وہ ترجمان تھے ماضی کے ، شانِ حال کیا

جسے تھی اونٹ چرانے میں دقّتیں بے حد
دعا کے ساتھ اُسے صاحبِ کمال کیا

غنیؓ کی دولتِ دنیا کو حسنِ دیں بخشا
حیا کے پیکرِ احسن کو خوش خصال کیا

لعابِ پاک کا فیضانِ خاص تھا جس نے
علیؑ کو شوکتِ خیبر سے مالامال کیا

مقامِ احسنِ تقویم پایا ، اسفل نے
جہاں میں منصبِ انسانیت بحال کیا

تمام روئے زمیں سجدہ گاہ کر ڈالی
خدا نے اُمتِ محبوبؐ کا خیال کیا

رہِ حیات میں جب بھی چلے ہیں تیرِ الم
تو یادِ مونسِ جاںؐ کو غموں میں ڈھال کیا

یہ نعتِ پاک کا عرفانؔ! فیض ہے جس نے
ہر ایک حرفِ سخن تیرا لازوال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

درحقیقت اُس کو حاصل خُلد میں گھر ہو گیا
روضۂ اقدس کا جو خوش بخت زائر ہو گیا

دشت تیرؐے نقشِ پا کے لمس سے ہے باغ باغ
خار تیرؐے ہاتھ میں آ کر گلِ تر ہو گیا

ہر ادائے مصطفیؐ اسلام کی پہچان ہے
سیرتِ شمس الضحیٰؐ سے دیں منوُر ہو گیا

پڑ گئی جس پر شفاعت آفریں نگہِ کرم
داورِ محشر کا لطفِ خاص اُس پر ہو گیا

اُس طرف ہی عالمِ اسلام کا قبلہ ہوا
جس طرف سرکارؐ کا روئے منوّر ہو گیا

تلخیِ میدانِ محشر سے اماں مل جائے گی
میری قسمت میں اگر اِک جامِ کوثر ہو گیا

ربِ اکبر کی نظر میں سرخرو ہو جاؤں گا
میرا اِک بھی حرفِ مدحت معتبر گر ہو گیا

نورِ قرآں ، روحِ ایماں ، سرِّ عرفانِ خدا
آپؐ کی آمد سے ہم پر سب اُجاگر ہو گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاص خالق کی عطا ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ
اُمّتی ہوں آپؐ کا ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ!

آسمانِ وقت پر ہے کہکشاؤں کی طرح
نقشِ پا کا سلسلہ ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

ہوتی جاتی ہے اگر معدوم شاہوں میں سخا
آپؐ کے منگتوں کو کیا ، خیرالبشرؐ، خیرالوریٰؐ!

آپؐ کے کہنے پہ کنکر ہو گئے محوِ سخن
آپؐ ہیں معجز نما ، خیرالبشر ، خیرالوریٰؐ

ظلم کی تاریکیوں میں ابنِ آدم کے لئے
روشنی کا سلسلہ ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

انبیاؑء تو باقی سارے لے کے آئے معجزات
ہیں سراپا معجزہ ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

انبیاؑء میں آپؐ کا ہم مرتبہ کوئی نہیں
اے امام انبیاءؐ ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

مظہرِ پیغامِ حق ہے ، جلوہ گاہِ نور ہے
آج بھی غارِ حرا ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

منتشر اجزائے ہستی کو سلیقہ دے گیا
نقشِ پائے مصطفیٰؐ ، خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

وادیٔ طائف کے پتھر ، اہلِ مکّہ کے ستم
در گذر کی انتہا! خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ

منصبِ محمودؐ پر عرفانؔ جچتا کون ہے؟
''تاجدارِ انبیاءؐ! خیرالبشرؐ ، خیرالوریٰؐ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقلیدِ مُصطفیٰؐ میں اگر سر نہیں گیا
سجدہ اجابتوں کے سفر پر نہیں گیا

اُس کو رہِ حیات میں منزل نہ مل سکی
جو راہِ مصطفیٰؐ سے گزر کر نہیں گیا

جیسے خدائے پاک کا ثانی کہیں نہیں
نبیوںؑ میں کوئی تیرےؐ برابر نہیں گیا

محشر کے روز بجھ نہ سکی اُس کی تشنگی
لے کر جو پیاس جانبِ کوثر نہیں گیا

تنہا گئے ہیں صاحبِ معراجؐ سوئے عرش
جبریلؑ کا جہاں پر شہپر نہیں گیا

مجھ کو عطا وہؐ کرتے گئے آرزوئے شوق
جب تک کہ میرا کاسۂ دل بھر نہیں گیا

عرفانؔ! جس کو مل گئی خیرالوریٰؐ سے خیر
وہ بھیک مانگنے کبھی در در نہیں گیا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

خدا کا آخری پیغام لے کر آنے والے آپؐ
جہاں میں رونقِ اسلام لے کر آنے والے آپؐ

جہاں پر نور اور ظلمت میں کچھ تفریق ہی نہ تھی
وہاں تفریقِ صبح و شام لے کر آنے والے آپؐ

منات و لات و عزّی کا تھا صدیوں سے وہاں قبضہ
خدا کے گھر خدا کا نام لے کر آنے والے آپؐ

بہارِ جاوداں دنیا کے ویرانوں سے پھوٹی ہے
جہانِ خار میں گلفام لے کر آنے والے آپؐ

سحابِ رحمتِ کُل ؛ کھل کے برسا دشت و صحرا پر
خدا کی رحمتیں ہر گام لے کر آنے والے آپؐ

کلامِ گُل فشاں سے باغِ اقرا میں بہار آئی
خزانہ لوح کا بے دام لے کر آنے والے آپؐ

سرِ کوثر ، لبِ عرفاؔن بھی سیراب ہو اے کاش
مئے توحید کا بھی جام لے کر آنے والے آپؐ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کیا مری ذات ، کیا مری اوقات
میں کہوں نعت؟ کیا مری اوقات

یہ مرا منہ بہت ہی چھوٹا ہے
ہے بڑی بات ، کیا مری اوقات

ایک وہؐ ذاتِ ارفع و اعلیٰ
اِک میں کم ذات ، کیا مری اوقات

طائرِ سدرہ کی رسائی بھی
کھا گئی مات ، کیا مری اوقات

نسبتِ مصطفیٰؐ کرے کندن
ورنہ کچ دھات ؛ کیا مری اوقات

مدحِ ممدوحِ یزداں ہے اور عرفانؔ
آخری بات ، کیا مری اوقات

p

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چل پڑے حجّاج کیونکر صحنِ کعبہ چھوڑ کر
منزلِ حق مل نہ پائی راہِ طیبہ چھوڑ کر

صورتِ ابرِ گریزاں رحمتِ کُلؐ کی گھٹا
جا نہیں سکتی کسی صحرا کو پیاسا چھوڑ کر

عاصیوں کو مل گئی اُنؐ سے نویدِ مغفرت
زاہدوں نے کچھ نہ پایا یہ وسیلہ چھوڑ کر

فتنہ پرور دور میں پکڑو صراطِ مستقیم
سنّتیں اپناتے جاؤ رسمِ دنیا چھوڑ کر

جائیں گی خاتونِؑ جنّت سوئے جنّت شان سے
ایک جانب خلق ہو جائے گی رستہ چھوڑ کر

نغمۂ توحید کی ہو گی صدا کیسے بلند
یا رسولؐ اللہ کا عرفاںؔ نعرہ چھوڑ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرو مدحِ خیرالوریٰؐ خوب صورت
نبیؐ سے ملے گی ردا خوب صورت

حرم کی زمیں سب سے ارفع و اعلیٰ
نبیؐ کے جہاں نقشِ پا خوب صورت

بجز لمحۂ ذکرِ خیرالخلائقؐ
بشر کے لئے اور کیا خوب صورت؟

کرو اُنؐ کی باتیں ، پڑھو اُنؐ کی نعتیں
کہو مل کے صلِّ علیٰ خوب صورت

نبیؐ کا سراپا ، نبیؐ کی ادائیں
بہت خوب رُو ، بے بہا خوب صورت

خرد آفریں آفریں کہہ رہی ہے
ترےؐ عشق کا راستا خوب صورت

کہا حق نے جنؐ کو ''سراجامنیرا''
وہی ذاتِ شمس الضحیٰؐ خوب صورت

نبیؐ کے وسیلے سے جو مانگی عرفاںؔ
یقیناً وہ ہو گی دعا خوب صورت

صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

خدا کی خاص عنایت حضورؐ کی رحمت
حضورِ پاکؐ ہیں ربِّ غفور کی رحمت

سیاہ رات کی زحمت کا خوف طاری تھا
حضورؐ آئے ؛ ہوئی صبحِ نور کی رحمت

سحابِ رحمتِ خلّاقِ دو جہاںؐ کی قسم!
برس رہی ہے سبھی پر حضورؐ کی رحمت

درود پاک پڑھا جس نے بھی محمدﷺ پر
خدائے پاک نے اُس پر ضرور کی رحمت

یہی ہے نعمت عظمیٰ جہانِ انعم میں
ہوئی ہے پیکر خاکی پہ نورؐ کی رحمت

نہیں ہے عالمِ دنیا پہ ہی کرم موقوف
شفیعِ حشرؐ ہیں یوم النشور کی رحمت

ہمارے فکر و سخن اور بیان کو یارب!
عطا ہو کیف کی برکت ، سرور کی رحمت

یہ فیضِ صاحبِ لولاکؐ ہی ہے عرفاںؔ پر
ہے اس کے ذہنِ رسا پر شُعور کی رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدائے صمد ہے صدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ادائے احد ہے ادائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلوں کو دلوں سے ملائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عدو کو گلے سے لگائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا در عطا ہے عطاؤں کا محور
عطائے الٰہی ، عطائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں دُوسرا سرورِ دو سراؑ سا
کہاں دُوسرا کوئی لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے واسطے سلسلۂ ہدیٰ ہے
درِ آلِ احمدؐ ، ولائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمرؓ ہو گئے کس طرح سے مکرّم
اُسے لگ گئی ہے دعائے محمدﷺ

سرِ سرحدِ لامکاں کی رسائی
ہوئی کس کو حاصل سوائے محمدﷺ

وہؐ سدرہ سے آگے کی راہوں کے سائر
کہاں سے کہاں ہو کے آئے محمدﷺ

ہے اِسمِ محمدﷺ دکھوں کا مداوا
ہر اِک روگ دل کا مٹائے محمدﷺ

علیؔ ! آؤ اُس در کی کر لو گدائی
دو عالم ہوا ہے گدائے محمدﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے جہانِ دل میں بسا! آرزوئے دوستؐ
جانے کے ہو ہی جائیں گے سامان سوئے دوستؐ

ہر وقت میرے سامنے ہو قبلۂ نگاہؐ
آٹھوں پہر ہو میری نظر قبلہ روئے دوستؐ

اِک اِک ادائے خُلق پہ قربان لاکھ ہیں
اہلِ نظر کو بھا گئی کچھ ایسی خوئے دوستؐ

دو چار دن کا موسمِ گل وہ کریں گے کیا
جن کی نظر میں آن بسا رنگ و بوئے دوستؐ

لب بستہ ہی کھڑے رہو! دربارِ قدس میں
احوالِ دل کھلا ہے ترا روبروئے دوستؐ

اُمت کو بخش دے گا وہ صدقۂ مصطفیٰؐ
رکھ لے گا روزِ حشر خدا آبروئے دوستؐ

عرفانؔ حق کی ساری مہک مصطفیٰؐ سے ہے
''غالب! ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوستؐ''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری سانسیں ہوں مشک بار اے کاش
راہِ طیبہ کا ہو غبار اے کاش

جس جگہ قدسی ایک بار آئیں
ہم وہاں جائیں بار بار اے کاش

اُنؐ کی دہلیز پر جھکا کر سر
ہم بھی بن جائیں تاجدار اے کاش

اُنؐ کے قدموں سے ہم لپٹ جائیں
پہنچیں جس وقت پل سے پار اے کاش

مجھ سے کہتے ہیں روز و شب میرے
نعت ہی ہو ترا شعار اے کاش

صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیکرِ نورِ خداؑ ، مہرِ رسالت کا لباس
نورِ قرآں سے بنا آپؐ کی سیرت کا لباس

صبحِ نو خیز پہ والشّمس کی طلعت کا لباس
شب کی ظلمت کو ملا ماہِ نبوّتؐ کا لباس

اس کو اپنانے سے تہذیب کو اک حسن ملا
خلعتِ جنّ و بشرؑ، آپؐ کی سنّت کا لباس

اُنؓ کو اللہ نے اصحابؓ کا رتبہ بخشا
جن کے ایماں کو ملا آپؐ کی قربت کا لباس

سبطِ پیغمبرِ اسلامؐ کے ہی شایاں ہے
مسندِ منبرِ حق اور امامت کا لباس

تاج والوں سے رعونت کا لبادہ چھینا
خرقہ پوشوں کو دیا آپؐ نے عزت کا لباس

وجہِ تخلیقِ جہاں ، صاحبِ لولاک لماؐ
اُنؐ کی تخلیق سے معدوم پہ خلقت کا لباس

آپؐ کے دم سے ہے اے باعثِ الطافِ عمیمؐ!
دل کے ہر لمحۂ افسردہ پہ راحت کا لباس

صاحبِ خُلقِ حسیں کا ہے یہ اعجاز فقط
وحشئ دہر کو پہنانا ، شرافت کا لباس

پوچھ تاریخ کے اوراق سے کتنا ہے کٹھن
طائفِ وقت کو پہنانا محبت کا لباس

خم ہے کیوں گنبدِ افلاک سوئے روئے حرم
چشمِ آفاق نے پہنا ہے عقیدت کا لباس

اُنؐ کی سنّت سے مزیّن نہیں تو کچھ بھی نہیں
لاکھ عرفانؔ! کوئی پہنے کرامت کا لباس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

قندیلِ محبت کے دیئے نعت کے الفاظ
چمکے ہیں دل و جاں میں مرے نعت کے الفاظ

آیاتِ مقدس میں ملے نعت کے الفاظ
قرآن کے الفاظ بنے نعت کے الفاظ

دل اہلِ قلم کا ہوا سرشار خوشی سے
قرطاس پہ جس وقت لکھے نعت کے الفاظ

گل ہائے عقیدت کی ہے مہکار سرِ بزم
پھولوں کی طرح لب پہ کھلے نعت کے الفاظ

اس مشقِ سخن کی ہے جزا کوثر و تسنیم
میزان پہ خود بول پڑے نعت کے الفاظ

اعمال کے دفتر کی مجھے خوب خبر تھی
بخشش کا وسیلہ ہی بنے نعت کے الفاظ

الفاظ کی پرواز کوئی جامی سے پوچھے
خود جا نہ سکے اُڑ کے گئے نعت کے الفاظ

بوصیریؒ بیمار شفا یاب ہوئے تھے
جب جانِ مسیحاؐ نے سُنے نعت کے الفاظ

اللہ کی رحمت نے کیا صاحبِ دیوان
عرفاؔن کی خواہش تھی کہے نعت کے الفاظ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قربان زمانہ ہے تو دارین تصدّق
کونین کے سلطانؐ پہ کونین تصدّق

راہِ شہِ بطحاؐ پہ ہوئی سدرہ بھی نازاں
''مازاغ'' پہ ہے منزلِ ''قوسین'' تصدّق

افلاک کی حسرت ہی رہی بوسۂ پا لے
نعلینِ مقدّس رہے مابین تصدّق

اُس جانِ دو عالمؐ پہ فدا جانِ حزیں ہو
اُس راحتِ دلؐ پر دلِ بے چین تصدّق

ہے رحمتِ کونینؐ کو سبطین سے اُلفت
دینِ شہِ کونینؐ پہ سبطین تصدّق

جب وقتِ سحر صحنِ حرم میں ہوئی آمد
تھے منصفِ اسودؐ پہ فریقین تصدّق

تسکینِ نظر روضۂ محبوبِ نظرؐ ہے
اِس منظرِ پُر نُور پہ دو نین تصدّق

خوشیوں کا نگر لمحۂ مولود سے آباد
میلاد کے لمحات پہ عیدین تصدّق

عرفاؔن کے لب پر سرِ کوثر یہی ہو گا
دو بوند پہ ہو ''مجمعِ بحرین'' تصدّق

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اُن کی سوچوں کا سفر شہرِ مدینہ کی طرف
جن کے خوابوں کا نگر شہرِ مدینہ کی طرف

آنے والوں کے دل و جان وہیں رہ جائیں
جانے والوں کی نظر شہرِ مدینہ کی طرف

قبلۂ دنیا و دیںؐ ، شمعِ حرم گاہِ مبیںؐ
رہبرِ جنّ و بشرؐ ، شہرِ مدینہ کی طرف

ایسی تسکین کسی گوشۂ دنیا میں کہاں
خُلد کا کُھلتا ہے در شہرِ مدینہ کی طرف

ذرّے ذرّے میں وہاں طور نظر آتا ہے
قطرہ قطرہ ہے گُہر شہرِ مدینہ کی طرف

سوز جامؔی کی جھلک لفظوں میں آئے تو کہوں
''سطرِ مدحت کا سفر شہرِ مدینہ کی طرف''

کام آتا ہے فقط جذبۂ صادق عرفانؔ
لے کے جاتا نہیں زر ؛ شہرِ مدینہ کی طرف

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

سورج کی تاب لائیں ستاروں کی کیا بساط
اُنؐ کے گدا کے سامنے شاہوں کی کیا بساط

اے خار زارِ شہرِ نبیؐ ! تیرے سامنے
دنیا کے سب حسین نظاروں کی کیا بساط

عشقِ رسولؐ پاک میں مرنا حیات ہے
دنیائے بے ثبات میں زندوں کی کیا بساط

رفتارِ برق ہو یا لپک روشنی کی ہو
وہ راکبِ براقؐ ہیں ؛ دونوں کی کیا بساط

عرفاںؔ! حضورِ رحمتؐ عالم بیان کر
غم کی طویل رات کے قصّوں کی کیا بساط

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نقشِ پائے شہِ ابرارؐ ؛ قمر کی رونق
کہکشاؤں میں ڈھلی ، راہ گزر کی رونق

یہی دیواروں کی زینت ، یہی در کی رونق
ذکرِ سرکارِؐ دو عالم سے ہے گھر کی رونق

نقشِ نعلین نبیؐ سے ہے مدینے کی چمک
اسی دستار سے ہے میرے بھی سر کی رونق

رحمتِ کون و مکاںؐ جانِ دو عالم ٹھہری
یادِ محبوبِ خداؐ دل کے نگر کی رونق

آپؐ کے دم سے ہے اے صاحبِ لولاک لماؐ!
بحر و بر ، حجر و شجر ، شام و سحر کی رونق

لفظِ کُن ، روزِ ازل ، لوح و قلم ، عرشِ علی
آپؐ مخلوقِ خدا ، جنّ و بشر کی رونق

عدسئہ آنکھ میں ہے نورِ مُنوّر اُنؐ کا
نورِ محبوبِ خداؐ ، حسنِ نظر کی رونق

روزنِ چشمِ عقیدت سے حقیقت دیکھو
ذاتِ محبوبؐ سے اللہ کے گھر کی رونق

رونقِ چہرۂ اُمّت ہے شفاعت کے سبب
ہے ندامت سے بھری دیدۂ تر کی رونق

کاش عرفانؔ کی پلکوں کو بھی ہو جائے عطا
اُنؐ کی راہوں کو ملی لعل و گہر کی رونق

صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ناموسِ گدائی نہ گنوا ، اور بھی کچھ مانگ
''اب تنگیِ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ''

بے پایاں ہے اُس در کی عطاؤں کا تسلسل
بے مثل ہے اُس در کی سخا ، اور بھی کچھ مانگ

دریائے سخاوت ہے رواں روزِ ازل سے
رکتی ہی نہیں موجِ عطا ؛ اور بھی کچھ مانگ

خود دستِ عطا بڑھتا ہے محتاج کی جانب
اس شان کا آقاؐ ہے ترا اور بھی کچھ مانگ

اسباب کی دنیا کو کیا ایسا مسخّر
صحراؤں نے قلزم سے کہا ''اور بھی کچھ مانگ''

محدود ہے صحراؤں کی وسعت؛ نہیں محدود
اُس رحمت عالمؐ کی گھٹا ؛ اور بھی کچھ مانگ

جس شمعِ حرمؐ نے کیا دنیا میں اُجالا
دل کے لئے لے اُس سے ضیا اور بھی کچھ مانگ

خالق کی عطاؤں سے عطاؤں کے وہ قاسمؐ
خالق کی عطا ؛ اُنؐ کی عطا ؛ اور بھی کچھ مانگ

ہر بار صدا آتی ہے دربارِ سخا سے
عرفان! لگا اور صدا ، اور بھی کچھ مانگ!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق کی عنایت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''
مخلوق پہ سبقت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

منشائے خدا روزِ ازل سے یہی ٹھہرا
اللہ کی چاہت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

اک خالقِ کونین تو اِک رحمتِ کونینؐ
کیا خوب رفاقت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

سننا بھی عبادت ہے تو پڑھنا بھی عبادت
قرآن کی آیت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

قرآن کے اوراقِ مقدّس کے علاوہ
ہے لوح کی زینت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

ہر سمت یہی ایک صدا گونج رہی ہے
کونین کی وسعت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

حُب دار ؛ محبت سے عطا کرتا ہے عرفاںؔ
محبوبؐ کو رفعت ''وَرَفَعنا لکَ ذِکرَک''

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اُس در سے رُوپ مانگتے ہیں صبح و شام ؛ رنگ
جس کے طفیل رنگِ چمن کے تمام رنگ

فطرت کا حسنِ کُل ہے دھنک بن کے سرنگوں
جھکتے ہیں اُنؐ کے در پہ بصد اہتمام رنگ

وہ خاص ہے جو آپؐ سے منسوب ہو گیا
ورنہ تمام رنگ ہیں دنیا کے عام رنگ

حکمِ اذاں تھا بامِ حرم پر بلالؓ کو
دیکھا نہیں نبیؐ نے نسب ، قوم ، نام ، رنگ

دیکھو ذرا دھنک کے سبھی رنگ غور سے
کرتے ہیں سبز رنگ کا بھی احترام رنگ

عرفاںؔ! ادائے صاحبِ شق القمر سے قبل
ماہِ تمام رکھتا تھا اپنے تمام رنگ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہادیِ جنّ و بشرؐ کی صورت و سیرت کمال
شاہراہِ زندگی میں آپؐ کی سنّت کمال

آسماں پر اوج اُس کا تو برائے نام ہے
صاحبِ شقّ القمرؐ کی عظمت و رفعت کمال

آپؐ ہی اسریٰ کی شب ٹھہرے امامِ انبیاء
کثرتِ خاصاں میں بھی ہے خاصۂ وحدت کمال

عرش پر بلوا کے خود اللہ نے دل جوئی کی
آپؐ کے دلدار کی ہے آپؐ سے اُلفت کمال

باعثِ تسکینِ قلب و روح و جسم و جان ہے
تذکرۂ رحمتِ کونینؐ میں راحت کمال

دولتِ دیدارِ محبوبِ خداؐ معراجِ دید
حلقۂ اصحاب کو حاصل ہے یہ دولت کمال

رہبرِؐ کامل نے آ کر دین اکمل کر دیا
دولتِ عرفانِ رب کی مل گئی نعمت کمال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آ گیا برگ و بار کا موسم
آپؐ لائے بہار کا موسم

آپؐ آئے تو نخلِ ہستی پر
آ گیا اعتبار کا موسم

صحنِ عالم میں گُلستاں مہکے
پڑ گیا ماند خار کا موسم

دشتِ بطحا پہ ناز کرتا ہے
ایمن و خلد زار کا موسم

کُن کے حرفِ جلی سے ظاہر ہے
آپؐ کے اختیار کا موسم

شہرِ طیبہ میں جا کے بدلے گا
اس دلِ بے قرار کا موسم

چشمِ عرفاؔن کو حضوری دیں
ختم ہو انتظار کا موسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں صحنِ دل کے پت جھڑ کو، بہارِ جاوداں کر لوں
محبت جانِ عالمؐ کی ، اگر روحِ رواں کر لوں

غم و آلامِ دنیا سے ، ذرا سا بھی جو گھبرائے
تو یادِ مونسِ جاںؐ سے، میں دل کو شادماں کر لوں

سجائی بزمِ عالم ؛ جنؐ کی خاطر ؛ خالقِ کُل نے
اُنھیؐ کا ذکر کرنے کو، میں بزمِ دوستاں کر لوں

سمائی نکہتِ بادِ بہاری میں مہک جنؐ کی
اُنھیںؐ سے خوشبوئیں لے کر میں دل کو گلستاں کر لوں

یہی سالک کو لے کر جا رہا ہے منزلِ حق پر
اسی نقشِ قدم کو چوم کر ، منزل نشاں کر لوں

اِدھر کر لوں زبانِ اشک سے عرضِ تمنا بھی
اُدھر چشمِ تصور میں سنہری جالیاں کر لوں

ادب گاہِ عقیدت میں کہاں الفاظ جچتے ہیں
”طریقہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں“

دلِ بے تاب کے لمحات اُنؐ کی یاد میں گزریں
جہانِ رنگ و بُو میں کیوں انھیں میں رائیگاں کرلوں

دلِ فرقت زدہ عرفانؔ! اُنؐ کے ذکر سے خوش ہو
میں صبح و شام اُنؐ کے نام کو وردِ زباں کر لوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبیؐ میں مکّہ سے ہو کر چلیں گے ہم
دامانِ داغدار کو دھو کر چلیں گے ہم

تر دامنی کو اشکِ ندامت سے دھوئیں گے
عشقِ نبیؐ میں خود کو ڈبو کر چلیں گے ہم

روئیں گے خوب شہرِ مدینہ کی یاد میں
اشکوں کے خوب ہار پرو کر چلیں گے ہم

روح و دل و دماغ میں طیبہ کی ہو فضا
یوں صحنِ جاں میں شوق کو بو کر چلیں گے ہم

''ماذاغ'' کی ادا کا تکلّم کلیمؑ سے
تم کام کر نہ پائے تھے جو ؛ کر چلیں گے ہم

آغوش میں یوں نیند نے لے کر مجھے کہا
آؤ درِ رسولؐ پہ سو کر چلیں گے ہم

عرفانؔ ! اب تو عزم یہی چشمِ تر کا ہے
داغِ غمِ فراق کو دھو کر چلیں گے ہم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصیدہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں
یہ کلمہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

کہاں تسبیح کا دانہ ؛ کہاں قسمت ہے آنسو کی
وظیفہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

ادب گاہِ نبوّت میں زباں بندی کا عالم ہے
تقاضا سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

نہیں منت کشِ تابِ صبا احوالِ دل اپنا
ذریعہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

جہانِ کیفیت میں چشمِ تر کا مرتبہ اعلیٰ
قرینہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

کبھی جب طعنہ زن ہوں نامۂ اعمال پر عصیاں
مداوا سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں

اگر وہؐ پوچھ لیں عرفانؔ! مجھ سے حالِ دل میرا
''طریقہ سب سے بہتر ہے کہ اشکوں کو زباں کرلوں''

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا اور ملائک کا میں ہم نوا ہوں
’’شب و روز مشغولِ صلِّ علیٰ ہوں‘‘

مری خاک پر ، پَر فرشتے بچھائیں
مدینے کو جاتا ہوا راستہ ہوں

درِ شہؐ پہ آ کر کہے شب کی ظلمت
طلب گارِ انوارِ شمس الضحیٰ ہوں

خیاباں خیاباں نویدِ بہاراں
دیارِ نبیؐ کی معطر ہوا ہوں

مجھے خیر کی بھیک ملتی رہے گی
گدائے درِ آلِ خیرالوریٰ ہوں

کہا آبِ کوثر نے ہونٹوں کو چھو کر
جزائے ثنائے شہِ دوسَرا ہوں

مجھے اپنی قسمت پہ ہے ناز عرفاؔن
گدائے شہنشاہِ روزِ جزا ہوں

صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

آپؐ کے نقشِ پا سے مزین زمیں، خاتم المرسلیںؐ!
اَرضِ بطحا نے پائے ہیں کیسے نگیں، خاتم المرسلیںؐ!

آپؐ کی بات کا صدق دل سے یقیں، اے رسولِ امیںؐ!
آپؐ کو غیر کہتے ہیں صادق امیں، خاتم المرسلیںؐ!

آپؐ کو جو رکھیں جان و دل کے قریں، رحمتِ عالمیںؐ!
صاف کہتا ہے قرآں انہیں مومنیں، خاتم المرسلیںؐ!

آپؐ کا جو ہوا، سب اُسی کا ہوا، اے حبیب خداؐ!
آپؐ کا جو نہیں، وہ کہیں کا نہیں، خاتم المرسلیںؐ!

خوش طبع، خوش ادا، سیرت خوش صفا، صورتِ والضحیٰ
خوش خط و خوبرو، دلکش و دلنشیں، خاتم المرسلیںؐ

آپؐ کے بعد آئے نبیؐ دُوسرا: میں نہیں مانتا
سیّد الاوّلیں، سیّد الآخریں، خاتم المرسلیںؐ!

تُو لکھے حرفِ مدحت، پڑھے نعت کیا، تیری اوقات کیا
دی گئے تجھ کو عرفانؔ! لحنِ حسیں، خاتم المرسلیںؐ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

دُور اُن سے دہر کی ساری بلائیں ہو گئیں
جن کی قسمت میں مدینے کی فضائیں ہو گئیں

ہم کو پہلے مل گئے رب کی عطا سے مصطفیٰؐ
مصطفیٰؐ کی ہم پہ پھر ساری عطائیں ہو گئیں

آمدِ محبوبِؐ ربِّ العالمیں کے فیض سے
فیض یابِ نعمتِ رب ساری مائیں ہو گئیں

عرش پر بھی بہرِ امت در گزر کی اِلتجا
فرش پر بھی ''ربِّ ھب لی'' کی دُعائیں ہو گئیں

سبطِ پیغمبر پہ جاں کچھ اس طرح قربان کی
حضرتِ عباسؓ پر قرباں وفائیں ہو گئیں

فاتحِ مکہ کا وہ اظہارِ امن و آشتی
محوِ حیرت امن کی سب فاختائیں ہو گئیں

آپؐ کا سجدۂ محشر کام آیا اُس گھڑی
پیشِ داور عاصیوں کی جب خطائیں ہو گئیں

گنگ لہجوں کی صدا آقاؐ عطا ہوں مدحتیں
مسکرا کے آپؐ نے فرمایا! ''جائیں ہو گئیں''

مَزرعِ ہستی پہ بارِشِ ہو گئی انوار کی
ظلمتیں مٹتی گئیں عرفاںؔ! ضیائیں ہو گئیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

مل گئی یک مُشت اُن کو راحتِ دنیا و دیں
جن کی قسمت میں مدینے کی فضائیں ہو گئیں

نورِ ''اقرا'' کی ضیائیں ساتھ ساتھ آنے لگیں
جلوتوں میں آگئے جب غار کے خلوت نشیںؐ

صبحِ طیبہ میں بسی ایمان کی تابندگی
شامِ طیبہ میں نہاں ہے راحتِ قلبِ حزیں

بندگانِ ربِّ کعبہ کی یہی ہے بندگی
جس جگہ پہ نقشِ پائے مصطفیٰ ہو خم جبیں

آسمانِ معرفت کی اُس کو رفعت مل گئی
مل گئی جس شخص کو طیبہ میں بس دو گز زمیں

بربطِ تخلیق کی آوازِ ہست و بود میں
خلقتِ نورِ محمدﷺ ہے صدائے اوّلیں

آپؐ کے دم سے جہانِ آب وگل میں تازگی
چہرۂ ارض و سما ہے آپؐ کے دم سے حسیں

خوبیٔ رفتار سے آگے مقامِ مصطفیٰؐ
وسعتِ پرواز کی حد سدرہ سے آگے کہیں

والہانہ اہلِ الفت کی نگاہوں نے کہا
چودھویں کے چاند سے ہے آپؐ کا چہرہ حسیں

مدحتِ ممدوحِ ربؐ کی وسعتوں کے سامنے
لفظ کے دامن میں تنگی کے سوا کچھ بھی نہیں

ہیں امامِ انبیاؐ ، اقصیٰ کی شب ، بدرالدجیٰ
مقتدی ہے ماہِ کنعاںؑ کی ادائے دل نشیں

شافعِ محشرؐ کے ابرو کا اشارا ہو گیا
مل گئی اُنؐ کی شفاعت سے ہمیں خلدِ بریں

کس طرح اُن کو ہو عرفانِ خدائے لم یزل
جن کو محبوبِ خداؐ کی ذات سے اُلفت نہیں

ﷺ

وہ جس میں اُسوۂ کامل حلول ہوتا نہیں
"قسم خدا کی محبّ رسولؐ ہوتا نہیں"

حضورِ رب ازل ؛ مدعاے آدمؑ بھی
بغیر اسمِ محمدﷺ قبول ہوتا نہیں

بھٹکتا رہتا ہے وہ آندھیوں ، بگولوں میں
جو ذرّہ خاکِ مدینہ کی دُھول ہوتا نہیں

نبیؐ کے ذکرِ معطر میں جو بھی محو رہے
خزاں کے ہاتھوں وہ پامال پھول ہوتا نہیں

نبیؐ بھی ہم سے بشر ہیں تو پھر بتاؤ ہمیں
وحی کا ہم پہ بھلا کیوں نزول ہوتا نہیں

نظر میں جس کی رہے رحمتِ حبیبِ خداؐ
رہِ حیات میں ہرگز ملول ہوتا نہیں

خدا سے مانگو اگر صدقۂ رسولؐ خدا
قبولِ عرض میں عرفانؔ! طول ہوتا نہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

خدا کی مغفرت ہے عام ، طیبہ کی فضاؤں میں
گنہگاروں کا نیک انجام ، طیبہ کی فضاؤں میں

یہاں پر رحمتیں ہیں ، برکتیں ، رب کی عطائیں ہیں
سنور جاتے ہیں بگڑے کام ، طیبہ کی فضاؤں میں

مقامِ گُل کا ہو ادراک کیا گلزارِ طیبہ میں
لگا ہے خار کا بھی دام ، طیبہ کی فضاؤں میں

میں اپنی زندگی کی صبحِ نو قربان کر ڈالوں
اگر ہو جائے میری شام ، طیبہ کی فضاؤں میں

در و دیوارِ مکّہ سے درودوں کی صدا آئے
خدا کا گونجتا ہے نام ، طیبہ کی فضاؤں میں

غم و آلامِ دنیا ہے نہ عُقبیٰ کی پریشانی
دلِ عرفانؔ کو آرام ، طیبہ کی فضاؤں میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا بھی اُن کی نظر میں ذرا ضروری نہیں
جو کہہ رہے ہیں درِ مصطفیٰؐ ؛ ضروری نہیں

ذرا بتاؤ! کہاں کی یہ دینداری ہے
خدا ضروری ؛ رسولؐ خدا ضروری نہیں

لپٹ کے کعبہ سے ، کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں
ملے مدینے کی خاک شفا ، ضروری نہیں

وہ میری آہ رسا کو یہیں سے سنتے ہیں
صبا ہو میری مزاج آشنا ، ضروری نہیں

ہمارے اشکِ رواں کی زباں ہی کافی ہے
''دعا کے واسطے حرف دعا ضروری نہیں''

ہے عاصیوں کے لیے خاص حکمِ ''جاؤک''
یہاں پہ آئیں فقط پارسا ؛ ضروری نہیں

دُرُود پڑھنا ہے لازم تو نام چومنا بھی
معاملاتِ عقیدت میں کیا ؟ ضروری نہیں

جو ہیں مقامِ حضوری پہ ؛ خوب واقف ہیں
مسافتوں کے لیے راستہ ضروری نہیں

درِ حبیبؐ کی عرفاںؔ! مل گئی چوکھٹ
رسائی ہو سرِ عرشِ علٰی ، ضروری نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسمِ اعظم کے وہ اسرار کو پا لیتے ہیں
"عشقِ سرکارؐ جو سینے میں بسا لیتے ہیں"

نعمتِ عُظمیٰ کا فیضان انہیں ملتا ہے
جو درِ قدس پہ دامن کو بچھا لیتے ہیں

اُن کو آتے ہیں نظر نورِ ہدیٰ کے جلوے
خاک طیبہ کی جو آنکھوں میں لگا لیتے ہیں

ہر صحابیؓ کا یہ مسلک ہے کہ رودادِ الم
جنؐ کی سُنتا ہے خدا اُنؐ کو سُنا لیتے ہیں

روزنِ چشمِ تصوّر سے اُنہیںؐ دیکھتے ہیں
دوریوں میں یوں حضوری کا مزا لیتے ہیں

شوقِ طیبہ کا شجر سوکھنے کب دیتے ہیں
اشکِ ہجراں کا اِسے پانی لگا لیتے ہیں

اُن کی سانسوں میں بسی خلدِ بریں کی خوشبو
شہرِ طیبہ کی جو عرفانؔ ہوا لیتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمۃ اللعالمینؐ سا دوسرا ہے ہی نہیں
آپؐ کے لطف و کرم کی انتہا ہے ہی نہیں

آپؐ کے نورِ مقدس سے ہے روشن کائنات
اس سے بڑھ کر روشنی کا سلسلہ ہے ہی نہیں

بلبلاتے اونٹ کی صورت پکارے یا نبیؐ
جس کا دنیا میں کوئی غم آشنا ہے ہی نہیں

گیسوئے سرکارؐ کی خوشبو بسا لو سانس میں
کون کہتا ہے کرونا کی دوا ہے ہی نہیں

کر گئی فاروقِؓ اعظم کی عدالت فیصلہ
مصطفیٰ کے فیصلے پر فیصلہ ہے ہی نہیں

بانٹتا ہے دو جہاں کی نعمتیں خیرات میں
جو فقیرِ مصطفیٰؐ ہے وہ گدا ہے ہی نہیں

اس سعادت میں نہاں عرفاؔن کا معراجِ فن
نعت میں جو ہے غزل میں وہ مزا ہے ہی نہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پُر کیف ہوائیں ہیں ہر سمت مدینے میں
ہر سانس معطر ہے کیا لطف ہے جینے میں

مہکار بہاروں کے خوش رنگ نظاروں میں
کیا منبعِ خوشبو ہے آقاؐ کے پسینے میں

ہے رختِ سفر تقویٰ اور صلِّ علیٰ لب پر
خوش بخت ہیں زائر سب طیبہ کے سفینے میں

دنیا میں شفا ٹھہری زمزم اور عجوہ میں
محشر میں بھی راحت ہے کوثر کے ہی پینے میں

گھر گھر میں چراغاں ہے میلاد کی محفل سے
محبوبؐ کی آمد ہے اِس پاک مہینے میں

قسمت کے سکندر ہیں رہتے ہیں جو طیبہ میں
''طیبہ کی فضاؤں میں کیا لطف ہے جینے میں''

یا شاہِؐ امم دینا عرفانؔ کو اک قطرہ
ہیں بحر ہزاروں ہی رحمت کے خزینے میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دریدہ جھولیاں بھر کر ، فقیر آئے ہیں
یہ کس کریمؐ کے در پر ، فقیر آئے ہیں

حضورؐ! اپنا مقدر سنوارنے کے لیے
کہاں کہاں سے کہاں پر فقیر آئے ہیں

خدا نے آپؐ کے در پر کہا ہے آنے کا
خدا کا واسطہ لے کر ، فقیر آئے ہیں

درِ حضورؐ پہ بھرتی ہیں جھولیاں سب کی
ترےؐ فقیروں سے سن کر ، فقیر آئے ہیں

خدارا چشمِ کرم ہم پہ ساقیِؐ کوثر!
بہ تشنہ لب سرِ کوثر ، فقیر آئے ہیں

بنے ہوئے ہیں سکندر ، جو وقت کے عرفانؔ
وہ بادشاہ بھی بن کر فقیر آئے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدر الدجیؐ کی بات ہے اور ہم ہیں دوستو!
ذکرِ نبیؐ کی رات ہے اور ہم ہیں دوستو!

ہر حرفِ احتیاط ہے اور ہم ہیں دوستو!
نوکِ قلم پہ نعت ہے اور ہم ہیں دوستو!

اُس بارگاہِ ناز میں مدحت کے پھول ہیں
مداح رب کی ذات ہے اور ہم ہیں دوستو!

اِس بزمِ خاص میں ہے فقط اُنؐ کا تذکرہ
میرے نبیؐ کی بات ہے اور ہم ہیں دوستو!

لمحے ہماری عُمر کے کتنے قلیل ہیں
کتنی طویل بات ہے اور ہم ہیں دوستو!

یہ فخر ہے کہ اُمّتی خیرالوریٰ ؐ کے ہیں
مقصودِ کائناتؐ ہے اور ہم ہیں دوستو!

ہر حرفِ نعت ہم پہ عطا ہے حضورؐ کی
یہ قلبی واردات ہے اور ہم ہیں دوستو!

ہم کو تو کائنات ہی لگتی ہے بزمِ نعت
عرفانؔ! وہ بھی ساتھ ہے اور ہم ہیں دوستو!

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

صفاتِ حسنِ مطلق سے بشر کی آشنائی ہو
''پسِ فکر و تعمّل جب جمالِ مُصطفائی ہو''

یہی پُر نور منظر مظہرِ حسنِ حقیقت ہے
رُخِ تاباں کی رعنائی سے حق کی رونمائی ہو

اگر شامل درودوں کی صدائیں اِس میں ہو جائیں
بھلا حرفِ دعا کو کیوں ملالِ نارسائی ہو

گدایانِ درِ آلِ نبیؐ کیسے نہ نازاں ہوں
فزوں تر تختِ شاہی سے جب اِس در کی گدائی ہو

یہ وہ کوچہ ہے جس کوچے پہ جنّت ناز کرتی ہے
یہی وہ در ہے جس در پر دو عالم کی بھلائی ہو

سرِ شاخِ تمنّا غنچہ ہائے شوق رقصاں ہوں
صبا گلزارِ طیبہ سے کوئی پیغام لائی ہو

عطائے حرفِ مدحت ہو پسِ خاموشیِ خلوت
سرِ بزمِ سخن ہم کو عطا پھر لب کشائی ہو

وہاں عرفاؔن سا عاجز جھکائے کیوں نہ سر اپنا
جہاں پر سرنگوں سارے جہاں کی پارسائی ہو

ﷺ

راحتِ کون و مکاںؐ سے ہر خوشی کی آبرو
''زندگی نے اُنؐ سے پائی زندگی کی آبرو''

تاجدارِ دو جہاںؐ کے'' فَقۡرُ فَخۡرِیۡ'' کے طفیل
ہے جہانِ رنگ و بُو میں سادگی کی آبرو

اتّباعِ رہبرِ جنّ و بشرؐ کے فیض سے
سوئے کعبہ ہر جبینِ بندگی کی آبرو

ہے شفیعِ المذنبیںؐ سے سارے عاصی آس مند
ربِ ھبلی کی دعا سے اُمّتی کی آبرو

ابنِ آدم کو عطا کی مسندِ انسانیت
فخرِ آدمؐ ہی کے دم سے آدمی کی آبرو

طائرِ حسنِ تخیل کی بھلا پرواز کیا
مدحتِ ممدوحِ رب سے شاعری کی آبرو

حبِّ محبوبِ خداؐ عرفاؔن کے دل کی طلب
آرزوئے دل یہی ہے دلبری کی آبرو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

سدرہ کا مکیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو
جبریلِ امیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

سدرہ سے بھی آگے کی رفعت کو چھو آئے
جو خاک نشیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

آفاق بھی کیوں رہتے محروم سعادت سے
جب روئے زمیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

قبلہ کبھی اقصیٰ سے کعبہ نہیں ہو سکتا
جب تک نہ جبیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

سلمانؓ کی قسمت میں برسوں کی مسافت تھی
صدیقؓ وہیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

عرفاؔن کی پلکوں کی حسرت ہی رہی لیکن
طیبہ کی زمیں چومے سرکارؐ کے قدموں کو

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نگاہِ شوق کا قبلہ مدینہ
الٰہی! ہم کو بھی دکھلا مدینہ

مری چشمِ تصوّر رو پڑی ہے
مری پلکوں پہ آ ٹھہرا مدینہ

سعادت سے ہیں یہ محروم اب تک
نِگاہوں نے نہیں دیکھا مدینہ

کہاں میں عبدِ عاصی اور وہ نگری
''کہاں میں ہوں کہاں پیارا مدینہ؟''

خدایا! آرزو بَر آئے میری
میں دیکھوں پیارے آقاؐ کا مدینہ

مری راہوں میں قدسی پَر بچھائیں
مری منزل بنے ، مکّہ ، مدینہ

مقامِ حسرت و توفیق یکجا
نجانے کیسے دیکھوں گا مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ کا نقشِ پا مل گیا یا نبیؐ!
مل گئی ہم کو راہِ خدا یا نبیؐ!
آپؐ کی ذاتؐ نورِ ہدیٰ یا نبیؐ!
صدقۂ نورِ غارِ حرا یا نبیؐ!
وادیِ قلب ہو پُر ضیا یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہیں فدا یا نبیؐ!''

میں نہایت ہی ہوں پُر خطا یا نبیؐ!
ہوں مگر اُمتی آپؐ کا یا نبیؐ!
آپؐ ہیں رحمتِ دوسَرا یا نبیؐ!
آپؐ کی نسبتوں کا صلہ یا نبیؐ!
بخش دے کاش مجھ کو خدا یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہیں فدا یا نبیؐ!''

حسنِ مطلق کی کامل ادا دیکھ کر
مظہرِ نورِ ذاتِ خدا دیکھ کر
تیرگی میں ضیا ہی ضیا دیکھ کر
قبر میں چہرۂ والضحیٰ دیکھ کر
میرے ہونٹوں پہ ہو برملا ؛ یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہیں فدا یا نبیؐ!''

حضرتِ موسیٰ ٹھہرے کلیمِ خدا
ابنِ مریم کا دستِ مسیحا شفا
سب پہ رب کا کرم سب پہ رب کی عطا
خوب سے خوب تر عظمتِ انبیا
آپؐ ٹھہرے حبیبِ خدا یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہوں فدا یا نبیؐ!'

چشمِ ''مازاغ'' کی نعمتیں مل گئیں
''قاب قوسین'' کی قربتیں مل گئیں
ربِّ کونین کی چاہتیں مل گئیں
آپؐ کو عرش کی رفعتیں مل گئیں
آپؐ پر خاص رب کی عطا یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہوں فدا یا نبیؐ!''

کس طرح ذاتِ رب ہم پہ راضی ہوئی
آپؐ راضی تو تب ہم پہ راضی ہوئی
آپؐ ہی کے سبب ہم پہ راضی ہوئی
آپؐ کی ذات جب ہم پہ راضی ہوئی
ہم پہ راضی ہوا تب خدا یا نبیؐ!
''دو جہاں آپؐ پر ہوں فدا یا نبیؐ!'

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وادیٔ خار میں گُل رُخی آ گئی
دشت و صحرا میں بھی تازگی آ گئی
جسم بے جان میں جان سی آ گئی
چہرۂ زرد پر بھی خوشی آ گئی
جانبِ تیرہ شب چاندنی آ گئی
مصطفیٰ آ گئے ، روشنی آ گئی

صبح پُر نور میں کیا صباحت ہے آج
تابِ خورشید میں کتنی راحت ہے آج
شام کے وقت میں بھی ملاحت ہے آج
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یومِ وِلادت ہے آج
کیسی ماحول میں دلکشی آ گئی
مصطفیٰ آ گئے ، روشنی آ گئی

پوچھتے ہو کہ کیوں شاد عرفان ہے
''یَفۡرَحوا'' خاص فرمان قرآن ہے
اہلِ ایمان کا جزوِ ایمان ہے
آج میلاد محبوبِ رحمان ہے
سب غلاموں میں وارفتگی آ گئی
مصطفیٰ آ گئے ، روشنی آ گئی

صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ہم پر خدا کے لطف کی برسات ہو گئی
رحمت نبیؐ کی شاملِ حالات ہو گئی

ہر حرفِ نعت مطلعِ دل پر طلوع ہوا
ہر صبحِ نو عطا مجھے اِک نعت ہو گئی

نعرہ لگایا ''آمدِ حق'' کا رسولؐ نے
باطل کو ہر جہان میں پھر مات ہو گئی

پیشِ نظر اگر نہ رہا اُسوۂ رسولؐ
نقدِ حیات نذرِ خرافات ہو گئی

عرفان! جس پہ مہرِ رسالت ہے ضوفگن
اُس کو خبر نہیں ہے کہ کب رات ہو گئی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

شانِ نورِ صاحبِ لولاکؐ یوں سمجھی گئی
خِلقتِ کُن کی بِنا اِس نُور پر رکھی گئی

یاد جب بھی آ گئے وہ صاحبِ خلقِ عظیمؐ
ہر کسی پر پیار آیا ؛ دل سے ہر تلخی گئی

بُت پرستی پر لگائی ضرب حق کچھ اس طرح
پھر نہ آئی لوٹ کر ؛ ایسی مٹی ، ایسی گئی

آپؐ کے در پر سخاوت کو عُروج اِتنا ملا
مانگ لی خیرات جس نے بھی اُسے ملتی گئی

خلوتِ غم میں جسے غمخوار کی یاد آ گئی
آپؐ کی موجودگی میں اُس کی تنہائی گئی

مسجدِ اقصیٰ میں عرفاںؔ! ہر نبیؑ کی ذاتِ پاک
تاجدارِ انبیاؐ کی اِقتدا کرتی گئی

صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

سیرِ افلاک کو جائیں گے خلا ڈھونڈیں گے
اپنی پرواز سے کچھ لوگ خدا ڈھونڈیں گے

کچھ نہیں پائیں گے یہ شہرِ صبا کے باسی
رب کوسورج کی شعاؤں میں بڑا ڈھونڈیں گے

پتھروں کو کبھی پوجیں گے تو آتش کو کبھی
بے وفاؤں سے وفاؤں کا صلہ ڈھونڈیں گے

روشنی پھیل چکی نورِ حرا کی ؛ پھر بھی
آتشِ وادیِ سینا میں ضیاء ڈھونڈیں گے

گردشِ وقت سے اوراق ہیں بکھرے بکھرے
ایسے تحریف شدہ نسخوں میں کیا ڈھونڈیں گے

شہرِ خاموش میں جا کر یہ صدائیں دیں گے
ماہیِ آب کو صحراؤں میں جا ڈھونڈیں گے

نکہتِ بادِ بہاری سے چھڑا کر دامن
بادِ صرصر میں یہ خوشبو کی فضا ڈھونڈیں گے

قافلہ راہ میں اخلاص کا لُٹ جائے گا
راہزن لوٹ ہی لیں گے جو بھلا ڈھونڈیں گے

راہبر راہ میں رہ جائیں گے ہر راہی کے
راہ جب آپؐ کی راہوں سے جدا ڈھونڈیں گے

نورِ عرفانؔ خدا اُن کا مقدّر ہے جو لوگ
''آپؐ کی سیرتِ اطہر سے ضیاء ڈھونڈیں گے''

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ظلمتِ روئے فلک مطلعِ انوار ہوئی
چھا گیا نورِ مبیںؐ آمدِ سرکار ہوئی

صدقۂ نورِ نبیؐ حضرتِ عبداللہؓ تک
نخلِ عدنان کی ہر شاخ ثمر بار ہوئی

تابِ خورشید نے کرنوں کا لبادہ اوڑھا
رُوئے مہتاب پہ رعنائی نمودار ہوئی

اُنؐ کے کردار نے جینے کے قرینے بخشے
''اُنؐ کی آمد سے حیات اپنی ضیا بار ہوئی''

اُس طرف چشمِ عنائت سے خدا نے دیکھا
ذاتِ محبوبِ خداؐ جس کی طرفدار ہوئی

جانِ عالمؐ کا سفر عالمِ بالا کی طرف
طائرِ وقت کی پرواز گرفتار ہوئی

ربِّ ھب لی کی دعاؤں کی بدولت عرفاں
کشتیٔ بارِ گنہ پل سے مری پار ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہنے کے لئے لفظ نیا ڈھونڈیں گے
ہم بھی جامیؒ کی طرح رنگ جُدا ڈھونڈیں گے

اِن ستاروں سے بھری راہوں میں کیا رکھا ہے
نقشِ پائے شہِ انوارِ ہُدیٰ ڈھونڈیں گے

وہ تو صدیقؓ کی آنکھوں میں سمایا ہوا ہے
کس طرح اہلِ جفا نورِ خدا ڈھونڈیں گے

تاجِ شاہی بھی یہاں کاسہ بنا دیکھا ہے
تیری دہلیز کو سب شاہ و گدا ڈھونڈیں گے

نورِ بُرہانِ ہُدیٰ ، منزلِ ایقانِ خدا
ڈھونڈنے والے ترے قدموں میں جا ڈھونڈیں گے

جن کی خواہش ہے کھلے دل کی امیدوں کا چمن
گلشنِ طیبہ کی وہ لوگ فضا ڈھونڈیں گے

ہوں گے میزان پہ اعمال مگر کوثر پر
ہم ثنا گوئی کا عرفان! صلہ ڈھونڈیں گے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کم نہیں تھا یہ خرابہ کسی ویرانے سے
''دل کی دنیا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے''

جو رہا صدیوں تلک لات و ہُبل کا مسکن
آپؐ آئے تو بنا قبلہ وہ بت خانے سے

بزمِ عالم میں ہوئی شمعِ ہدایت روشن
مل گیا نورِ خدا اِس کی ضیا پانے سے

ورنہ عصیاں کی تپش ہم کو جلا ہی دیتی
مل گئی چھاؤں شفاعت کی گھٹا چھانے سے

یوم میلاد منانے سے جو ناواقف ہیں
ہم کو احباب بھی لگتے ہیں وہ بیگانے سے

ہم کو ہر گام پہ یہ راستہ دکھلاتی ہے
خضرِ رہ مل گیا سنت تری اپنانے سے

آئے عرفانؔ جہاں میں وہ رؤف اور رحیم
جنؐ کو ملتی ہے خوشی غیر کا غم کھانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دشت و صحرا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے
ارضِ بطحا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

فاتحِ مکہ کی آمد سے ہی عالم بدلا
صحنِ کعبہ میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

راہبِ وقت پلٹ آئے گھروں کی جانب
دین و دنیا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

قابلِ دید جہاں میں کوئی منظر ہی نہ تھا
چشمِ بینا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

غنچۂ جنبشِ لب کھلنے سے قرآن ملا
باغِ اقرا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

نورِ توحید سے ہر سمت اُجالا پھیلا
حسنِ یکتا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے

وادیِ جان بھی عرفاؔن! چمن زار ہوئی
''دل کی دنیا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے''

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر رگِ جاں سے پکار آئی ، ترے آنے سے
''دل کی دنیا میں بہار آئی ترے آنے سے''

شانۂ زیست پہ جو بوجھ تھا گمراہی کا
بوجھ اپنا وہ اُتار آئی ، ترے آنے سے

زلفِ ہستی میں تھی صدیوں سے غضب کی اُلجھن
خود کو وہ آج سنوار آئی ، ترے آنے سے

ابنِ آدمؑ کو ملا نورِ ہدایت کا چراغ
روشنی جب سوئے غار آئی ، ترے آنے سے

وہ جو عرفانؔ ! بھنور میں تھے پریشان بہت
اُن کی کشتی بھی ہے پار آئی ، ترے آنے سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھل اُٹھا لالۂ صحرائی ، ترےؐ آنے سے
''دل کی دنیا میں بہار آئی ترےؐ آنے سے''

سرنگوں ہو گئی دارائی ترےؐ آنے سے
سرزمیں روم کی تھرّائی ، ترےؐ آنے سے

تیرے آنے سے بجھا آتشکدۂ فارس
شرک کو ہو گئی پسپائی ، ترےؐ آنے سے

پھر خزاں آنے کا اِمکان ہی باقی نہ رہا
ہوئی ایسی چمن آرائی ، ترےؐ آنے سے

ایک مدت سے تھیں مشتاقِ زیارت آنکھیں
خوش ہوئی چشمِ تمنائی ، ترےؐ آنے سے

اہلِ ایمان کو ایماں پہ ملا اجرِ عظیم
کفر نے اپنی سزا پائی ترےؐ آنے سے

خار و خس ، کوہ و دمن ، دشت و بیاباں ، عرفاؔن
سب کی اُمید ہے بر آئی ، ترےؐ آنے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مری زباں پہ جو ذی احتشام آتا ہے
خدا کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آتا ہے

دُرُود جو بھی حبیبِ خدا پہ پڑھتا ہے
اُسے خدا کی طرف سے سلام آتا ہے

جو آلِ ساقیِ کوثر کا احترام کرے
اُسی کے ہاتھ میں کوثر کا جام آتا ہے

کرم خدا کا رسولِ خدا کی رحمت ہے
ہنر ہے مجھ میں کوئی اور نہ کام آتا ہے

یہ آرزو ہے کہ عرفاؔن کو کہیں آقاؐ
ثنا گروں میں تمھارا بھی نام آتا ہے

صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

نبوّت ، اقتدائے مصطفیؐ ہے
صحابہؓ میں ولائے مصطفیؐ ہے

عبادت گر جسے کہتے ہیں سجدہ
سوئے کعبہ ؛ ادائے مصطفیؐ ہے

جہاں پر انتہا روح الامینؑ کی
وہاں سے ابتدائے مصطفیؐ ہے

جہالت ، تیرگی ، بے رہروی ہے
اگر کچھ ماسوائے مصطفیؐ ہے

لحد میں انشا اللہ ہم کہیں گے
خدا اپنا خدائے مصطفیؐ ہے

''رمیت اذ رمیت'' کا خلاصہ
ادائے رب ، ادائے مصطفیؐ ہے

عمرؓ کو عظمتیں جس نے عطا کیں
فقط حرفِ دعائے مصطفیؐ ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

زندگی میں ترےؐ الطاف سنبھالے نہ گئے
قبر اور حشر میں بھی تیرےؐ حوالے نہ گئے

آ گئے اپنے غلاموں کی بندھانے ڈھارس
ابھی اعمال بھی میزان پہ ڈالے نہ گئے

تب تلک وہؐ رہے منت کشِ الطافِ خدا
جب تلک سارے گنہگار بچا لے نہ گئے

ہجرِ طیبہ میں، ترے شیدا بھی روتے ہی رہے
اشک جب تک اُنہیں طیبہ میں بہا لے نہ گئے

خلد میں بھی کوئے سرکارؐ کے متمنی ہیں
عشق والوں کے یہ انداز نرالے نہ گئے

اے قتادہؓ ! جو عطا دستِ یدُاللہ نے کی
تیری اُس آنکھ سے تا عُمر اُجالے نہ گئے

تب تلک شانِ سخاوت کو بھی آیا نہ قرار
جب تلک بھیک ترےؐ در سے گدا لے نہ گئے

رُک گئی نوکِ قلم عجز کے مارے آخر
تیرےؐ اوصاف جو الفاظ میں ڈھالے نہ گئے

سامنے آنکھوں کے عرفانؔ! جب آئے غم خوار
''اشکِ غم دیدۂ پُرنم سے سنبھالے نہ گئے''

رحمتِ کون و مکاں نے ہی سنبھالا آ کر
جس گھڑی خود سے بھی عرفانؔ سنبھالے نہ گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں سے عرش کی جانب سفر وہؐ کرتے گئے
غبارِ راہ کو رشکِ قمر وہؐ کرتے گئے

مری خطاؤں سے صرفِ نظر وہؐ کرتے گئے
کرم کے کب تھا میں قابل مگر وہؐ کرتے گئے

جواب دیتے گئے چارہ گر زمانے کے
علاج و چارۂ زخمِ جگر وہؐ کرتے گئے

وہ جنؐ کی نسبتِ عالی پہ ناز ہے مجھ کو
مری کتابِ عمل معتبر وہؐ کرتے گئے

ورا زمان و مکاں سے ہے رحمتِ کونینؐ
کرم کی بارشیں آٹھوں پہر وہؐ کرتے گئے

لبوں پہ نورِ مجسمؐ کی نعت رکھتا ہوں
شبِ سیاہ کو نورِ سحر وہؐ کرتے گئے

کہاں کہاں ہے قدم رکھ کے چلنا دنیا میں
قدم قدم پہ جہاں کو خبر وہؐ کرتے گئے

شعاعِ مہرِ رسالت پڑی ہے جس جس پر
اُسی اُسی کو مثالِ گہر وہؐ کرتے گئے

یہ معجزۂ حبیبِ خداؐ ہے اے عرفانؔ!
ہوا ہے قِبلہ اُدھر رُخ جدھر وہؐ کرتے گئے

کی عرض ؛ حرفِ ثنا کیجئے عطا آقاؐ!
نزول نعت کا عرفانؔ پر وہؐ کرتے گئے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نامہ بروں سے ربط نہ بادِصبا سے ہے
بس آہ بھر کا فاصلہ غم آشناؐ سے ہے

پوچھا کہ کس کے دم سے ہے خوشبو چمن چمن
بولی صبا حضورؐ کی زلفِ دوتا سے ہے

ہر شب کا حسن آپؐ کی واللیل زُلف سے
ہر دن کی آب و تاب رُخِ والضحیٰ سے ہے

بدرالدجیٰؐ کے نور سے مہتاب کی چمک
تاروں کی روشنی بھی اُسی کی ضیا سے ہے

اُس ذاتؐ کے طفیل ہے دارین کا نظام
دل کی بھی کائنات اُسی دلرُباؐ سے ہے

کس کے لیے سجائی گئی بزمِ کائنات
دلدارِیِ خدا یہ حبیبِ خداؐ سے ہے

فرشِ زمیں سے عرشِ بریں کی حدود تک
''سارے جہاں کا حُسن دمِ مصطفیٰ سے ہے''

قرآں کی آیتوں میں کیا ان کا تذکرہ
خالق کو پیار آپؐ کی اِک اِک ادا سے ہے

روزِ ازل سے اِسمِ محمد ﷺ خدا کے ساتھ
یہ اِنتہا کو پہنچا ہوا ابتدا سے ہے

عرفاںؔ جو نبیؐ کا ہوا وہ خدا کا ہے
الفت رسولِ پاکؐ کی الفت خدا سے ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

چمن میں سبزہ و گُل خطۂ رسولؐ سے ہے
زمیں فلک سے حسیں روضۂ رسولؐ سے ہے

خدا کے اور بھی گھر ہیں زمین پر لیکن
حرم کی شان جدا سجدۂ رسولؐ سے ہے

صدائے کُن فیکوں سے نظامِ ہستی تک
تمام جلوہ گری ، جلوۂ رسولؐ سے ہے

کمال حسنِ عمل ؛ اتباعِ پیغمبرؐ
رُخِ حیات حسیں اُسوۂ رسولؐ سے ہے

فروغِ دین ؛ صحابہؓ کی کاوشِ پیہم
بقائے دین ؛ جگر گوشۂ رسولؐ سے ہے

پیامِ امن سے لے کر حقوقِ نسواں تک
وقارِ نوعِ بشر خطبۂ رسولؐ سے ہے

چمن کا رنگ چمن کی فضاؤں سے نکھرا
فضائے خلد حسیں کوچۂ رسولؐ سے ہے

گواہی دیتے ہیں بدر و حنین کے لشکر
نزولِ نُصرتِ رب گریۂ رسولؐ سے ہے

پیامِ آیتِ میثاقِ انبیا کیا ہے
''نبوتوں کو شرف خاصۂ رسولؐ سے ہے''

منات و لات وہبل خاک میں ہوئے پامال
خدا کی شان عیاں رتبۂ رسولؐ سے ہے

خرامِ ناز سے عرفاؔن و آگہی کی نمو
حصولِ منزلِ حق جادۂ رسولؐ سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورؐ! بزمِ جہاں پُروقار آپؐ سے ہے
فضائے کون و مکاں پر نکھار آپؐ سے ہے

حضورؐ! دل کا نگر شاد آپؐ کے دم سے
حضورؐ! جانِ حزیں کو قرار آپؐ سے ہے

حضورؐ! آپؐ کا صدقہ جہاں میں بٹتا ہے
حضورؐ! سلسلۂ روزگار آپؐ سے ہے

حضورؐ! آپؐ کی ہستی ہے رحمتِؐ عالم
خدا کا لطف و کرم بے شمار آپؐ سے ہے

حضورؐ! درد کے عنوان مٹ گئے سارے
رہا غموں سے دلِ صد فگار آپؐ سے ہے

خزاں رسیدہ شجر کو نویدِ برگ ملی
چمن کے نام پیامِ بہار آپؐ سے ہے

گلِ مراد تر و تازہ آپؐ کے دم سے
ہوائے باغِ جہاں خوشگوار آپؐ سے ہے

دلوں میں شمعِ ہدایت کی روشنی ہیں آپؐ
نظر پہ نورِ خدا آشکار آپؐ سے ہے

یقین بن گیا ایمان ''انت فیھم'' سے
بدوں پہ بخششِ پروردگار آپؐ سے ہے

وفا کا درس دیا آپؐ نے رفیقوں کو
عدو کی طبعِ گراں بردبار آپؐ سے ہے

نبیؐ کی نسبتِ مدحت کا فیض ہے عرفاںؔ
فقیر قابلِ صد افتخار آپؐ سے ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

گُن اُنؐ کے ہی گاتا ہے اپنا کہ بیگانہ ہے
''اِک میں ہی نہیں اُن پر قربان زمانہ ہے''

حامدؐ بھی وہ احمدؐ بھی ، محمودؐ و محمد ﷺ بھی
''جو ربِ دو عالم کا محبوب یگانہ ہے''

صد کیف کا عالم ہے اِک پل تیری مدحت کا
صد رشکِ گہر اُس پل آنکھوں کا بھر آنا ہے

بچپن سے ہی ہونٹوں پر سرکارؐ کی مدحت ہے
ٹوٹے نہ الٰہی یہ بندھن جو پُرانا ہے

جس ذاتؐ کی آمد پر کعبے پہ لگا جھنڈا
اُس ذاتؐ کی آمد پر راہوں کو سجانا ہے

مدحِ شہِؐ خوباں سے عرفاںؔ کی زباں تر ہے
شاہوں کے قصائد نہ گفتارِ زمانہ ہے

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

جہانِ رنگ و بو سب عارضی ہے
نبیؐ کے عشق کا رنگ دائمی ہے

بیانِ وصفِ یکتائیِ گُل سے
چمن زارِ سخن میں دلکشی ہے

بہ فیضِ مدحِ ممدوحِ الٰہیؐ
خدا کی ہم نوائی مل گئی ہے

وہی شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ہیں
اُنہی کی چار سُو جلوہ گری ہے

کھلے گا غنچۂ شوقِ تمنّا
مری اُمید کی کونپل ہری ہے

کہیں گے ان شاء اللہ ایک دن ہم
''مدینے تک رسائی مل گئی ہے''

ملا جس ذات سے عرفانِ کامل
مرے ایمان کا حاصل وہی ہے

صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

شہرِ طیبہ! تیری گلیوں کے نظاروں کو سلام
تیری گردِ راہ، ذرّوں، ریگزاروں کو سلام

اے مکینِ سبز گنبدؐ! تیری عظمت پر دُرُود
گنبدِ خضریٰ! ترے دلکش نظاروں کو سلام

دین کے ماتھے کا جھومر ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ
چاند کے پہلو میں لیٹے دو ستاروں کو سلام

تیری گلیوں میں جو پھرتے ہیں گدا کے بھیس میں
اُن شہنشاہوں، امیروں، تاجداروں کو سلام

رشکِ ماہ و مہرِ تاباں، نقشِ پائے مصطفیٰؐ
ہر قدم پر ملنے والے ماہ پاروں کو سلام

یہ جہانِ آب و گِل عرفاںؔ تھا صحرا کی طرح
آپؐ کے آنے سے آئی سب بہاروں کو سلام

صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

دعائے آخر

قبول ہو یہ عطاؤں کا سلسلہ یارب!
عطا ہو مدحتِ سرکارؐ کا صلہ یارب!

سخن وروں میں تو ممتاز کر دیا مجھ کو
عمل کا جذبۂ پیہم بھی کر عطا یارب!

آمین